نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہِ الکریم

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

انسانی پیدائش

اور

اسکے اسرار

(قرآن و سائنس و تصوف)

مُصنّف : خاکپائے فہمی پیر خواجہ شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی افتخاری

معروف پیر عفی عنہٗ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

افضل الذکر لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

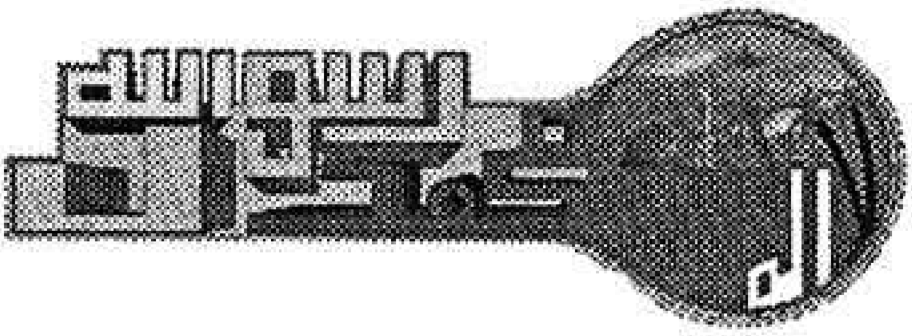

انسانی پیدائش

اور

اسکے اسرار

(قرآن و سائنس و تصوف)

مصنف : خاکپائے فہمی پیر خواجہ شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی افتخاری

معروف پیر عفی عنہ

منجملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

ارکان

کتاب کا نام : انسانی پیدائش اور اسکے اسرار

مصنف : خواجہ شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی افتخاری معروف پیر

نوعیتِ اشاعت : بار اول

تعدادِ اشاعت : ۵۰۰ (پانچ سو)

مقامِ اشاعت : بموقع عرس حضرت پیر عادل بیجاپوریؒ (بیجاپور شریف۔ کرناٹک)

تاریخِ اشاعت : یکم اپریل ۲۰۰۸ء بمطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

طباعت : ڈیسینٹ آرٹ 9867 914 724 / 022- 641 80700

قیمتِ کتاب : ۲۵ / روپئے

کتاب ملنے کے پتے

حضرت پیر فہمی، خانقاہِ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی، عادل نگر، آکاش وانی گیٹ نمبر ۷ مالونی کالونی، ملاڈ (مغرب)، ممبئی ۹۵

افسر شاہ قادری، بھگت سنگھ نگر نمبر ۱، لنک روڈ، گوریگاؤں (ویسٹ) ممبئی۔۱۰۴

عبداللہ شاہ قادری، غریب نواز نگر، کوکری آگار، ایس۔ایم روڈ، اناپ ہل ممبئی۔۳۷

شیخ شاہین شاہ قادری، ہاؤس نمبر 9-8-109/A/76، گول کنڈہ، صالح نگر، کنچہ، حیدرآباد

محمد مولا علی شاہ قادری، B2/10/2، سیکٹر نمبر 15، واشی، نئی ممبئی 703

ناصر قادری، محمدی لونڈری، حوابی کی چال، عیدگاہ میدان، جوگیشوری (ایسٹ) ممبئی۔۶۰

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	انتساب	4	21	بیسویں ہفتے میں	29
2	انسانی پیدائش	5	22	بائیسویں ہفتے میں	31
3	سلالہ	9	23	چوبیسویں ہفتے میں	32
4	النطفہ یا امشم	11	24	تیسویں ہفتے میں	32
5	عورت کی انڈے دانی	13	25	بتیسویں ہفتے میں	32
6	النطفہ الامشاج	15	26	چھتیسویں ہفتے میں	33
7	پہلے و دوسرے ہفتے میں	17	27	پیٹ میں بچہ کے ٹھہرنے کی مدت	34
8	بچے دانی	18	28	عجوبے	34
9	تیسرے ہفتے میں	19	29	دودھ کی مدت	38
10	چوتھے ہفتے میں	21	30	شغل مجموعہ	40
11	پانچویں ہفتے میں	21	31	انسانی اعضاء کے عجائبات	41
12	ساتویں ہفتے میں	23	32	مسئلہ ارتقاء و مولانا رومؒ	43
13	آٹھویں ہفتے میں	24	33	سانس کی کثرت	46
14	نویں ہفتے میں	24	34	عمر کیسے بڑھائیں	46
15	دسویں ہفتے میں	26	35	ہمارے جسم کی برقی رو	47
16	گیارہویں ہفتے میں	27	36	شمشی و قمری تنفس	48
17	بارہویں ہفتے میں	27	37	بیٹا یا بیٹی حاصل کرنے کے لئے کیا کریں	50
18	چودہویں ہفتے میں	28			
19	پندرہویں ہفتے میں	28	38	نسلی بیماری کا خاتمہ	52
20	سولہویں ہفتے میں	28	39	معرفت جسم انسانی	53

انتساب

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد: کتابِ ھٰذا" انسانی پیدائش اور اسکے اسرار "میں تمام مادرِمہربان اور بالخصوص "حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی بارگاہِ عقیدت میں بصد ادب و احترام نذر کرتا ہوں۔

جو نا جانے کتنے ہی غم و تکلیف اُٹھا کر نو ۹ ماہ اپنے پیٹ میں ایک نئی زندگی کو جنم دیتی ہے۔ بوقت پیدائش لوگوں کا سوال ہوتا ہے کہ لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی۔ پر درحقیقت وہاں پر ایک 'ماں' کا ہی جنم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اگر کوئی مظہر اتم ہے تو وہ مادرِ مہربان ہی ہے۔ اللہ کا عرفان شکم مادر میں کلی طور پر نظر آتا ہے۔ ہزاروں نقشے ہزاروں تغیرات ایک لمحہ میں ماں کے پیٹ میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ تمام عالم کی ظہورگاہ کا نام مادرِ شکم ہے۔ اسلام میں ماں کے تین حق ثابت ہیں۔ کیونکہ !

اول : ماں ہی بچہ کو اپنے پیٹ میں رکھ سکتی ہے باپ نہیں ۔

دوم : ماں ہی بچہ کو پیدا کر سکتی ہے باپ نہیں۔

سوم : ماں ہی بچہ کو دودھ پلا سکتی ہے باپ نہیں۔

رہا پرورش کا سوال تو اس میں باپ اور ماں دونوں شریک ہیں۔ ماں کی بولی ہی "ام الزبان" ہے۔ یعنی ہر قوم و ملت اپنی زبان کو ماں کی زبان (مادری زبان) سے منسوب کرتے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حضرت خواجہ شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی افتخاری معروف پیر عفی عنہ

انسانی پیدائش

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الِا نْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِنْ طِيْنٍ . ثُمَّ جَعَلْنَا نُطْفَةً فِیْ قَرَار مَكِيْن . ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَته عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقه مُضْغَة فَخَلَقْنَا الْمُضغَة عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَر فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَ الْخَالِقِيْنَ . (پارہ نمبر ۱۸ سورہ مومنون آیت ۱۴-۱۲)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا (جیسے جوک) پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی تو بڑی برکت والا ہی اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔

Translate : 12 : Man We Did Create From A Quintessence (Of Clay)

13 : Then We Placed Him As (A Drop Of) Sperm

14 : Then We Made The Sperm Into A Clot Of Congealed Blood . Then Of That Clot
We Made A (Foetus) Lump , Then We Made Out Of That Lump Bones And Clothed The Bones With Flesh, Then We Developed Out Of It Another Creature.
So Blessed Be God The Best To Create

(By A. Yusuf Ali)

حدیث شریف: نطفہ چالیس دن کے بعد عَلَقَه (جیسے جوک) بن جاتا ہے۔ پھر چالیس دن کے بعد یہ مُضغَة (چبائی ہوئی بوئی کی طرح) کی شکل اختیار کر لیتا ہے پھر اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ آتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔ یعنی چار

مہینے کے بعد نفخ روح ہوتا ہے اور بچہ ایک واضح شکل میں ڈھل جاتا ہے
(صحیح بخاری کتاب الانبیاء وکتاب القدر، مسلم کتاب القدر، باب کیفیۃ الخلق الادمی)

انسانی پیدائش عجیب وغریب اور پُر اسرار ہے۔ آج تک اس راز سے کوئی پوری طرح واقف نہ ہوسکا سوائے ایک ذات واحد کے۔ جو حقیقی خالق ومالک ہے۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ ۔ میں انسان کا راز ہوں انسان میرا راز ہے۔ آیئے قرآن کی روشنی میں اور عرفان کی رہبری میں اور سائنسی تجروبات کی بنیاد پر کچھ ہم بھی راز پائیں۔

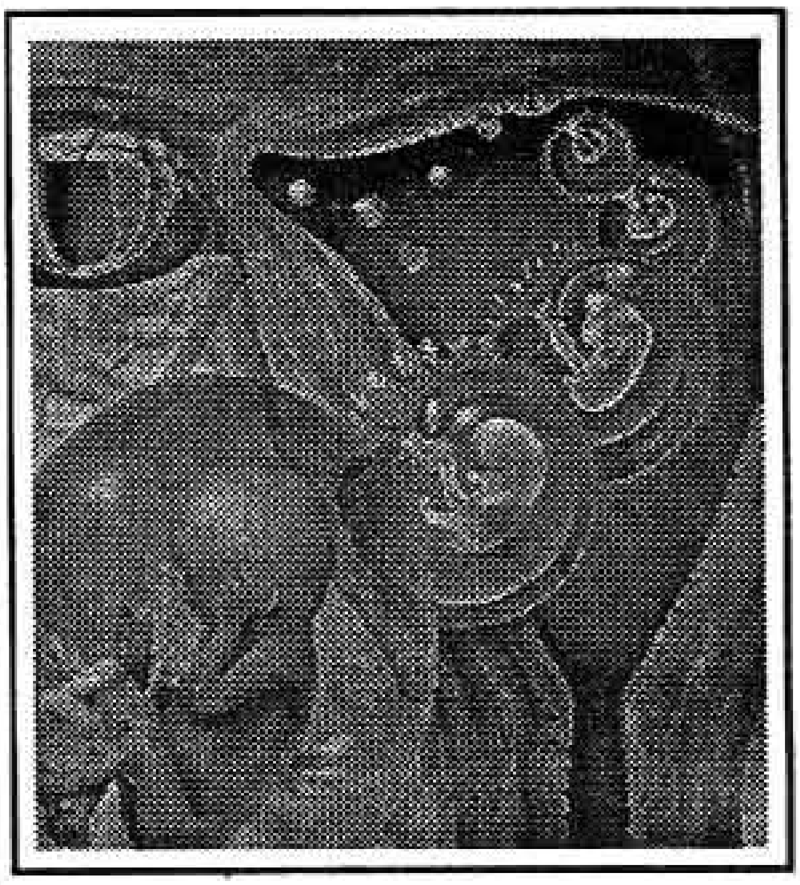

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا ۔ (پارہ نمبر ۲۹ سورۃ دھر آیت نمبر ۱)

ترجمہ: بیشک انسان پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔

پروردگار کا لاکھ لاکھ احسان عظیم ہے جس نے انسان کو نیستی سے ہستی میں عدم سے وجود میں لایا۔

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ (پارہ نمبر ۳۰ سورۃ طارق آیت ۵)

ترجمہ: تو چاہیے کہ انسان غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ہے۔

"اللہ تعالیٰ انسان کو دعوت فکر دیتا ہے کہ انسان اپنے آپ پر غور کرے کہ اس سے قبل وہ کیا تھا۔ ایک نا قابل ذکر چیز تھی جس کو ہم نے وجود میں لایا اگر انسان اپنی تخلیق پر غور وخواص کرے تو اسے اپنے خالق ومالک تک پہنچنے کا راستہ مل جائے گا۔ مگر کسی کی رہبری اشد ضروری ہے۔ اگر انسان اس کے برعکس عقل کے بھروسے پر

خود کو تلاش کرنے نکلے تو عقل کا پہلا سوال یہ ہوگا کہ میں کس چیز سے بنا ہوں۔ اس کی عقل آنکھ کے ذریعے مشاہدہ کر کے بتا دے گی کہ تو ایک گوشت و پوست و ہڈیوں سے بنا ہے۔ پھر عقل سوال کرے گی کہ یہ سب کس سے بنے ہیں؟ پھر جواب ملے گا یہ سب نطفہ سے بنے۔ پھر سوال اٹھے گا نطفہ کس سے بنا؟ پھر جواب ملے گا کہ یہ خلیہ سے بنا۔ پھر خلیہ کس سے بنا۔ یہاں آ کر عقل دم توڑ دے گی۔ اور وہ اسی چکر میں زندگی برباد کر دے گا۔ مگر جنہیں رہبری نصیب ہوئی ہے اسے صاف پتہ ہے کہ ہر چیز کا بنانے والا خالق ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّه (جس نے خود کو پہچانا تحقیق اس نے رب کو پہچانا)

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى (پارہ ۲۶ سورۃ حجرات آیت ۱۳)

ترجمہ: اے لوگوں ہم نے تمہیں ایک مرد (XY) اور عورت (XX) سے پیدا کیا

دماغ کے پیچھے ایک مکائی کے دانے کے برابر عضو ہوتا ہے۔ جو سگنل (اشارہ) پاتے ہی فولیکل اسٹی میولیٹنگ ہارمون (FSH) جو کہ پٹیوٹری گلینڈ (PitutaryGland) سے آتا ہے اور سرٹولی خلیات (Sertoli Cell) کو متحرک کرتا ہے اس ہارمون کی غیر موجودگی میں نطفہ (Sperm) بننا ناممکن ہے۔ سرٹولی خلیہ متحرک ہونے کے بعد اوسٹروجن (Oestrogen) بناتا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ لیڈگ خلیہ (LeydigCell) لیوٹینائزنگ ہارمون (Leutinising Hormone) کے ذریعے متحرک ہوتے ہی یہ ایک ہارمون بناتا ہے جو کہ ٹیسٹیٹران (Testestrone) ہے۔ ٹیسٹیران کے ذریعے مردوں کی اہم خصوصیات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ یہ ٹیسٹیران نطفہ (Sperm) کے بنانے میں بہت اہم ثابت ہوتا ہے۔

نکتہ : اسپرم (Sperm) کو بنانے کے لئے سرٹولی خلیہ اور لیڈگ خلیہ پٹیوٹری گلینڈ کے حکم پر کام کرنے لگتے ہیں جبکہ پیٹوٹری گلینڈ ان سے کافی دور ہے۔

اور ساتھ ہی انہوں نے اسے کبھی دیکھا تک نہیں اور جس کی بناوٹ ان سے کافی الگ ہے۔ پیٹوٹری گلینڈ کے حکم نہ ملنے پر دیگر خلیات اپنا کام بھی شروع نہیں کر سکتے۔ یہ آخر پیٹوٹری گلینڈ کا حکم کیوں مانتے ہیں؟۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی موجود ہے۔

اگر سرٹولی خلیہ کو فوالیکل اسٹی میولیٹنگ ہارمون (FSH) کا مطلب ہی نہ معلوم ہو تو اوسٹروجن نہیں بنے گا اور اسپرم بنے گا ہی نہیں۔ اگر اس سلسلے کی ایک بھی کڑی ٹوٹ جاتی ہے تو پورا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

نوٹ : اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا ایک ہے۔ جس نے ان سب کے درمیان (اعضاء وخلیات) کے تعلق کو بنایا اور وہی ہے جس نے پیٹوٹری گلینڈ اور ہائپوتھلیمس ولیڈگ اور سرٹولی خلیہ کو رجوع کیا تاکی یہ یقین ہو جائے کہ اسپرم (Sperm) کی تخلیق ہو چکی۔ اور اسی نے انھیں صلاحیت دی کہ ایک دوسرے کی زبانوں اور اشاروں کو سمجھ سکیں۔ تاکہ پتہ چلے کہ ہر چیز جو ہو رہی ہے وہ خدا کے حکم سے ہو رہی ہے۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ (پارہ نمبر ۲۱ سورۂ سجدہ آیت ۵)

ترجمہ: وہ آسمان سے لے کر زمین تک (ہر) کام کی تدبیر کرتا ہے۔

نکتہ : سیمائنل ویسیکل کے ذریعے ایک مائع تیار ہوتا ہے۔ جو اسپرم (Sperm) کو اس مشکل سفر میں یعنی اس کے نکلنے کے بعد سے لے کر بچے دانی (Uterus) تک پہنچنے میں ساتھ دیتا ہے۔ اس بات سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سیمائنل ویسیکل کے ذریعے جو مائع فروکٹوس (Fructose) اور پروسٹا گلینڈ نگ (Prostrate Gland) (فائبرونوجن Fibronogen) نکلتا ہے وہ عورت کے پوشیدہ اعضاؤں کے بارے میں بخوبی جانتا ہے۔

”جہاں کے وہ اس سے پہلے کبھی نہیں گیا۔“

سُــلالَــہ (Sulalah)

جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ ۔

(پارہ ۲۱ سورۂ سجدہ آیت نمبر ۸)

ترجمہ: اس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے نچوڑ سے۔

سلالہ یہ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی کسی چیز کا بہترین حصہ۔ نچوڑ۔ جوہر۔ چنا ہوا۔ مجمل۔ خلاصہ مادّہ منویہ۔

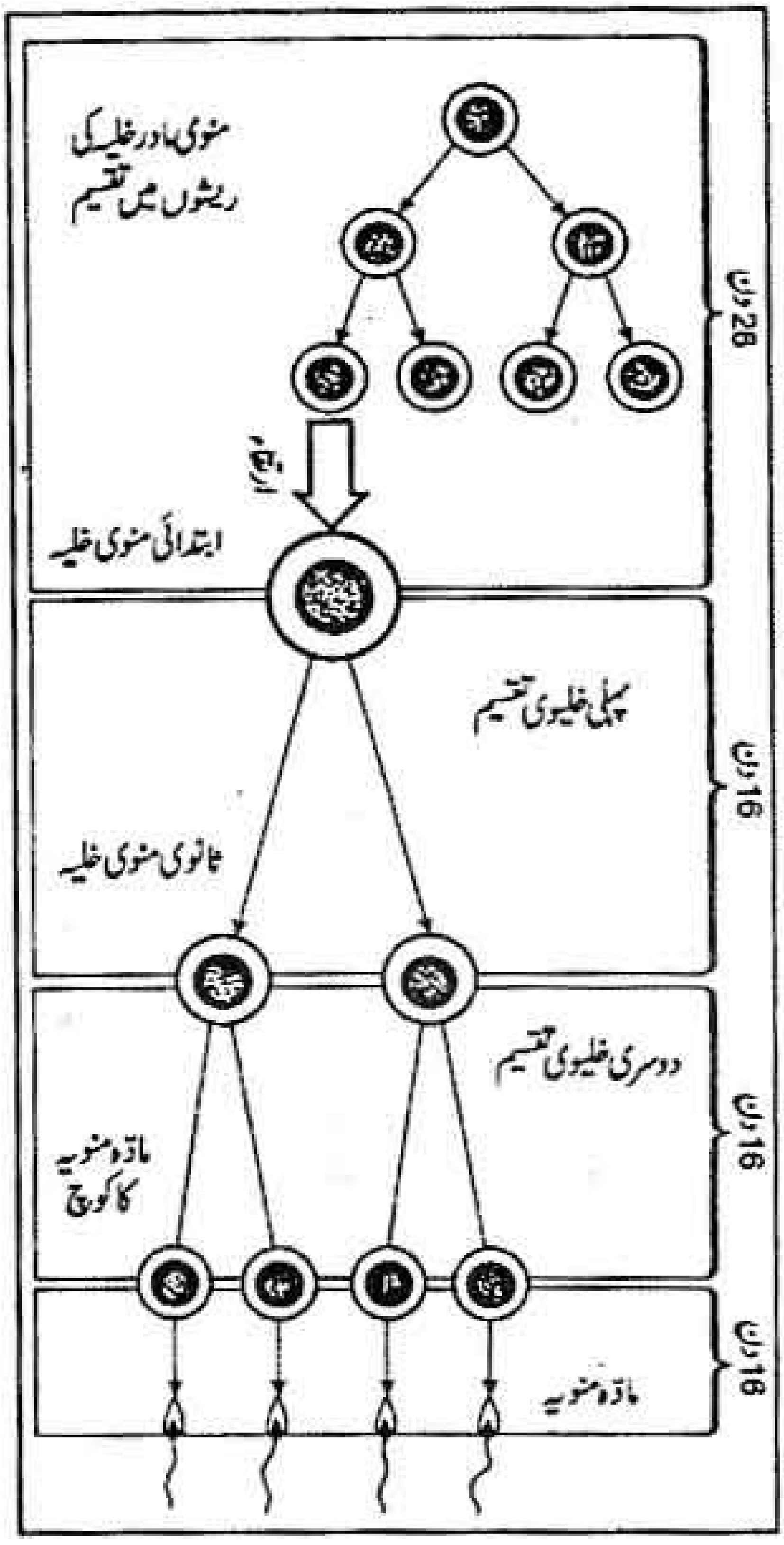

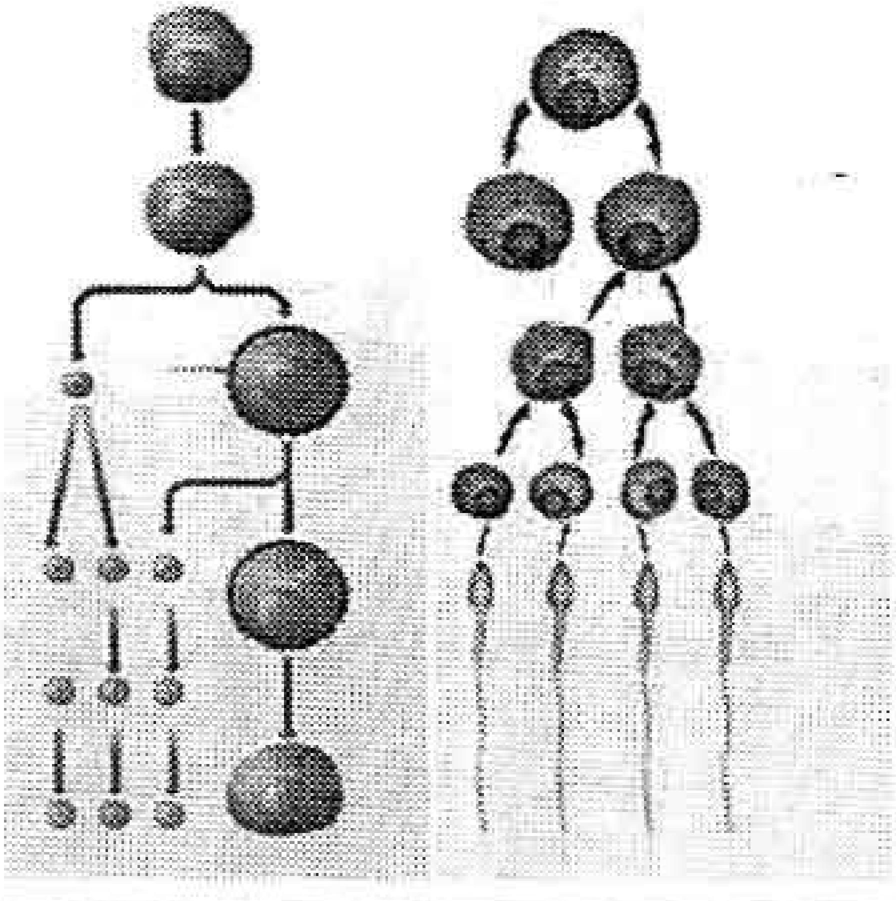

SPERMATOGENESIS → مرد کے نطفے کی تشکیل

GERM CELLS → جراثیم کے خلیات

↓ MITOSIS → مساوی تقسیم

SPERMATOGONIA → نطفہ بننے سے پہلے کا مقام

↓

PRIMARY SPERMATOCYTE
(46 XY) → کرموزوم

↓

FIRST MEIOTIC DIVISION → پہلی تقسیم

↓

SECONDARY SPERMATOCYTES → دو حصوں میں تقسیم

23X | 23Y

SECOND MEIOTIC DIVISION → دوسری تقسیم

23X | 23X | 23Y | 23Y (چار حصوں میں تقسیم)

SPERMATIDS → بیرونی بدلاؤ کے بعد نطفے میں تبدیل ہو گیا

↓

MORPHOLOGICAL CHARGES
TO SPERMATOZOA
(SPERMIOGENESIS)

النطفہ یا اسپم (Sperm)

مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ (پارہ نمبر ۳۰ سورۂ عبس آیت ۱۹)

ترجمہ: پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا۔ نطفہ (Sperm) ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی کثیر یا قلیل پانی کے ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ کہہ کر یہ واضع کردیا کہ کوئی اسے صرف پانی کی بوند نہ سمجھے اس بوند میں اس کا جوہر یا نچوڑ (سلالہ) موجود ہے اور پانی اس کا حفاظتی غلاف ہے۔ مولانا اے یوسف علی نے انگریزی ترجمۂ قرآن میں نطفہ کا ترجمہ اسپم (Sperm) کیا ہے۔ اور آج جدید سائنس کی زبان میں بھی اسے اسپم (Sperm) کہتے ہیں۔

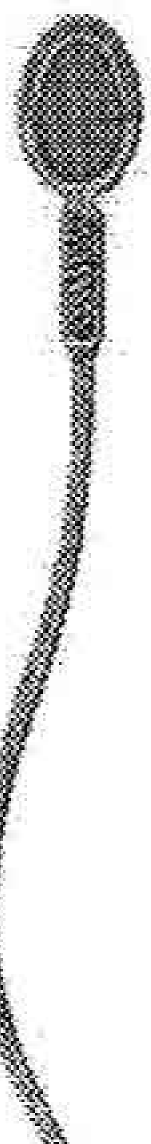

SPERM

اسپم ونطفے کی بناوٹ :

اسپم (Sperm) کے چار حصے ہوتے ہیں۔

(۱) **سر**: اس کا سر چپٹا اور انڈے نما ہوتا ہے جس کی لمبائی ۵ مائیکرون (5μ) ہوتی ہے

$$1\mu = 10^{-6} m$$

$$\therefore\ 1\mu = \frac{1}{1000000}\ m$$

یعنی 1 مائیکرون برابر 1 میٹر کا دس لاکھواں حصہ ہے۔ اس حساب سے ۵ مائیکرون 1 میٹر کا دو لاکھواں کا حصہ ہوگا۔ سر کے اوپری حصے کو ایکروزوم (Acrosome) کہتے

ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو اس کے کئی خامرے (Enzyme) جو کہ انڈے میں داخل ہونے میں مدد کرتے ہیں وہ نہ ہونگے۔ اور انڈا کا ملاپ (Feritilize) نہیں ہوگا۔

(۲) گردن: گردن اس کو مڈپیس (Midpiece) بھی کہتے ہیں۔ اسی میں توانیہ (Mitochondria) ہوتا ہے اور یہ توانائی کا ذخیرہ ہے۔ اگر یہ نہ ہوتو اسپم (Sperm) اپنا کام سرانجام نہیں دے سکتا۔

(۳) دم: اس کی دم کے دو حصے ہوتے ہیں ایک بیرونی دوسری درونی جس طرح دھاگا ہوتا ہے۔ اگر اس کی دم نہ ہوتو وہ حرکت نہیں کرسکتا۔ اسے آگے بڑھنے میں اس کی دم مدد کرتی ہے۔

(۴) دم کا آخری حصہ: یہ بہت باریک ہوتا ہے۔ دم کی کل لمبائی ۵۲ مائیکرون (۵۲ µ) ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے اسپم (Sperm) کی کل لمبائی ۵۷ مائیکرون (۵۷ µ) ہوتی ہے۔

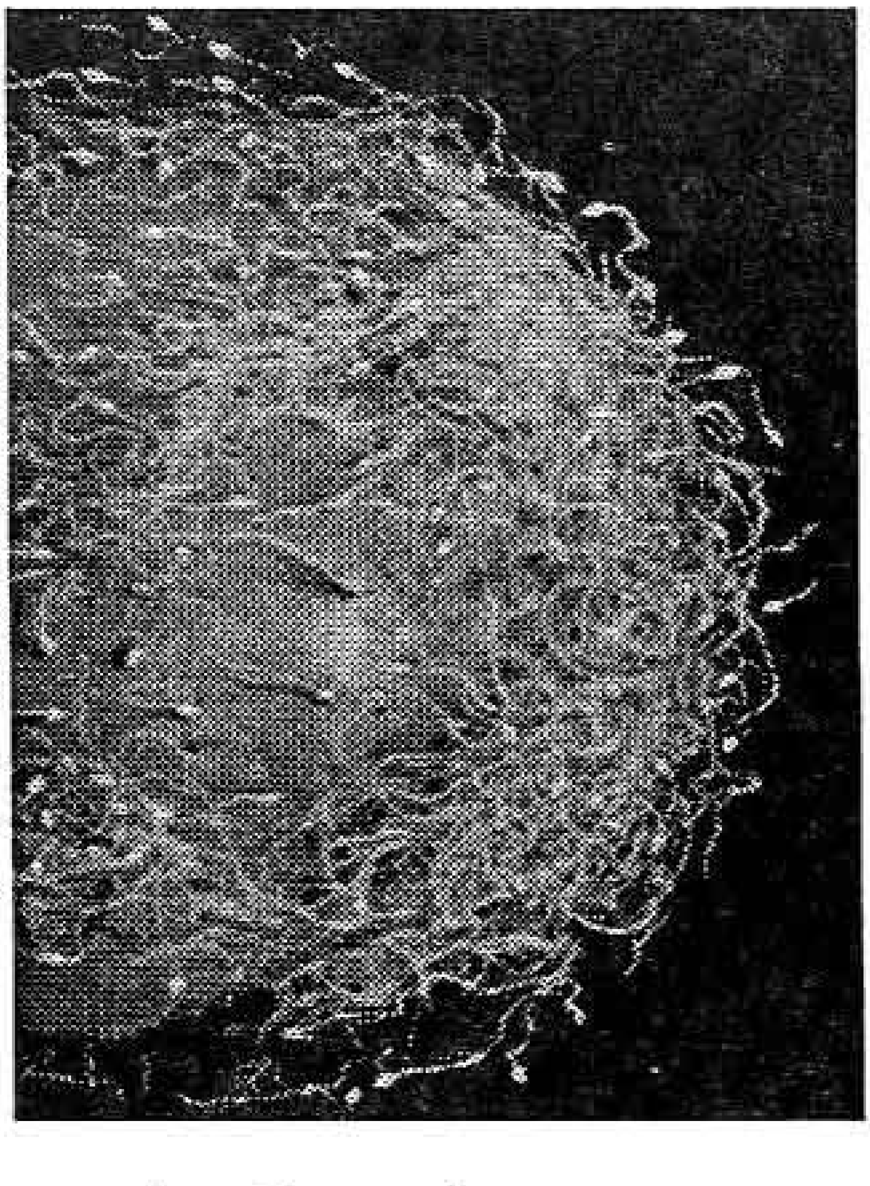

نوٹ: وقت انزال ۳۰ کروڑ (300Million) اسپم اس سفر کے لئے نکلتے ہیں ان میں سے طاقتور ہزار (۱۰۰۰) اسپم ہی انڈے تک پہنچ پاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف ایک ہی دوڑ کو جیت پاتا ہے۔

کرموزوم: (Chromosome)

خلیے کے مرکز کے اندر مرکزوی مایہ ہوتا ہے جس میں مرکزیچہ اور کرومیٹن کا جال ہوتا ہے۔ جب خلیہ تقسیم سے پہلے دوہرا (Duplication) ہوتا ہے۔

کرومیٹن دھاگے نما شکل اختیار کرلیتا ہے جسے کرموزوم کہتے ہیں۔کرموزوم ہی خلیہ کی تولید اور دوسرے افعال پر قابو رکھتے ہیں۔کرموزوم میں بہت سے قطعات منکوں کی طرح جڑے ہوتے ہیں جنہیں جین (gene) کہتے ہیں ان ہی جین کی بدولت موروثوں کی خصوصیات آئندہ نسلوں میں منتقل ہوتی ہے۔

۴۶ کرموزوم میں '۴۴' آٹوزوم اور ایک جوڑا ایکس کرموزوم ہوتے ہیں۔

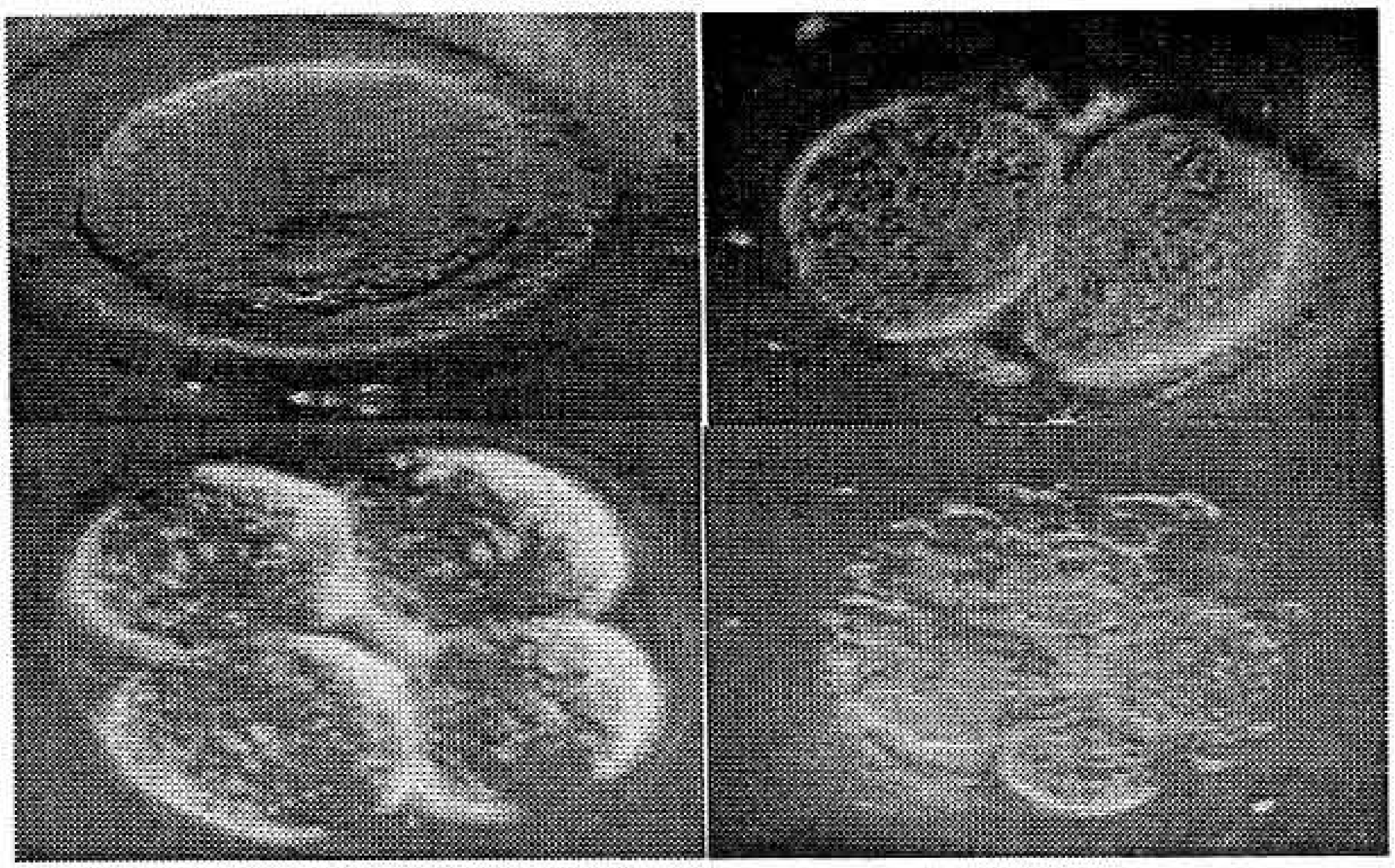

عورت کی انڈے دانی (Ovary)

عورت کی انڈے دانی (Ovary) میں ہر مہینے ایک ہی انڈا پیدا ہوتا ہے۔انڈا ۱۵۰ مائیکرون (150 µ) کی سائز کا ہوتا ہے۔یہ بے رنگ اور آدھا آر پار (Semi Transparent) دکھنے والا گولے نما ہوتا ہے۔اور اس کا باہری حصہ ایک نرم مگر مضبوط غلاف سے ڈھکا ہوتا ہے۔انڈے کے اندر کاربوہائڈرائیڈ (گلوکوز) فیٹ (چربی) اور پروٹین ہوتے ہیں جو اسے بچے دانی (Uterus) تک پہنچنے میں توانائی بخشتے ہیں۔

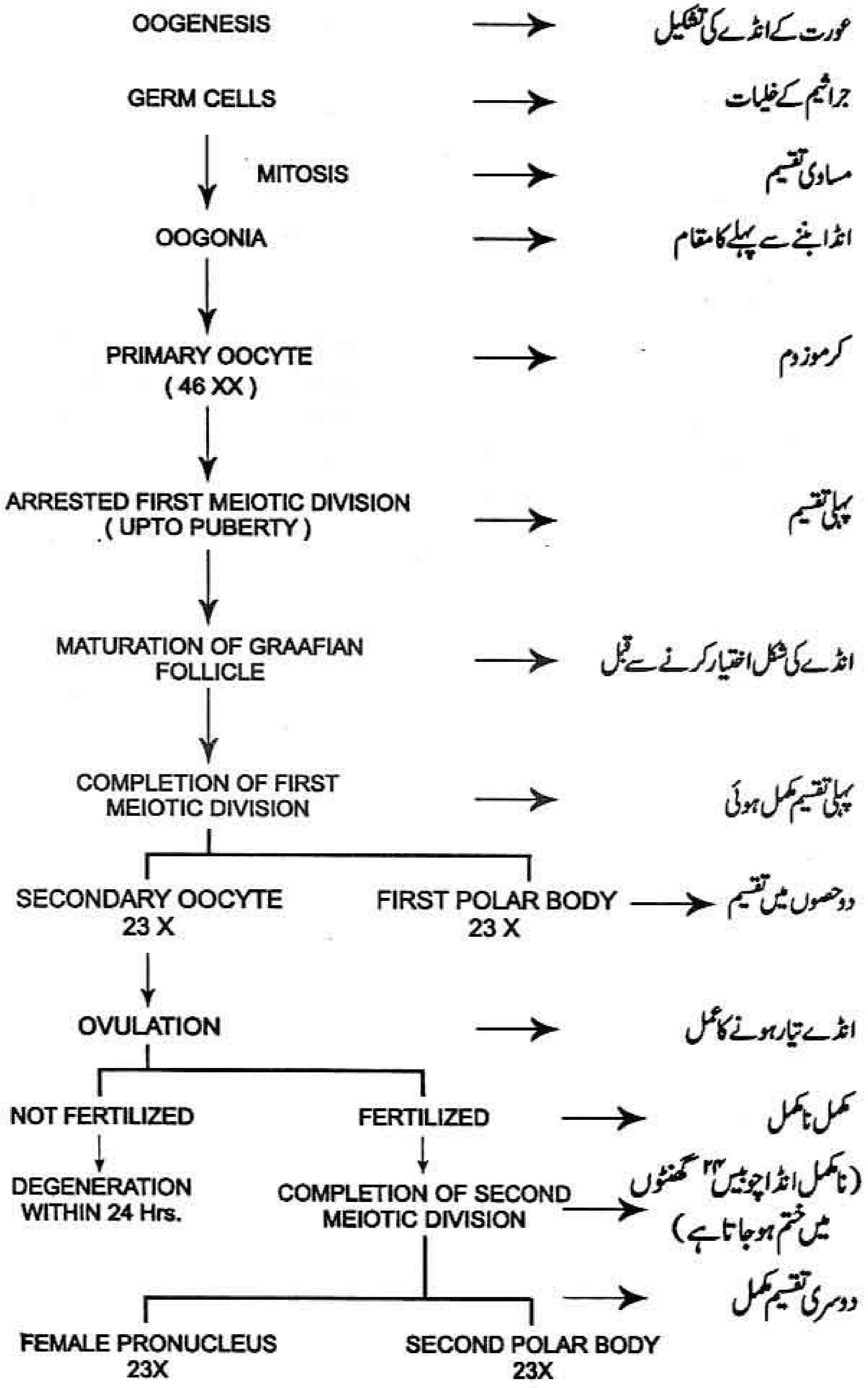

Scheme Showing Gametogenesis

(اتنے بدلاؤ کے بعد یہ انڈے کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔)

اَلنُطفَةُ الاَمُشَاجُ
(Al-Nutfahal-Amshaj . Zygote)

اِنَّا خَلَقْنَا الاِ نْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ اَمْشَاجٍ (پارہ نمبر۲۹ سورہ دھر آیت۲)
ترجمہ: بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے۔

حدیث پاک: فقال یا محمد، مم یخلق الانسان قال رسول الله یا یھودی، من کل یخلق، من نطفة الرجل و من نطفة المراة (مسندر الامام احمد)

ترجمہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہیے کہ انسان کیسے بنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے یہودی تمام انسان مرد اور عورت کے نطفے سے بنے۔

جب آدمی کا اسپرم (Sperm) اور عورت کا انڈا (Ovum) ملتے ہیں اسے نطفہ الامشاج (Zygote) کہتے ہیں۔

اسپرم (Sperm) آدمی کے ذکر (آلہء تناسل) سے نکل کر عورت کے اندام نہانی سے اپنا سفر شروع کرتا ہے۔ یہ ایک منٹ میں ایک سے تین ملی میٹر 3mm کی رفتار سے چلتا ہے اسے انڈے کی نلی (Fallopian Tube) تک پہنچنے میں کل 45 منٹ لگ جاتے ہیں۔ جب اسپرم (Sperm) انڈے (Ovum) کی جلد کو چھوتا ہے اس وقت ایک نئی چیز اور ایک نیا ردعمل ظہور میں آتا ہے۔ انڈا (Ovum) فرٹی لائزنگ نامی ایک کیمیا چھوڑتا ہے جو نطفے کو اپنی طرف راغب کرتا ہے۔ جب نطفہ (sperm) انڈے (Ovum) کی اندرونی جلد کو چھولیتا ہے۔ تب وہ اینٹی فرٹی لائزنگ چھوڑ دیتا ہے تاکہ دوسرے اسپرم (Sperm) اس پر راغب نہ ہوں۔ کیونکہ اسپرم اور اوم پر چارج ہونے سے دونوں کے اثرات فرٹی لائزیشن پر رکھتے ہیں۔ انڈا (Ovum) ہمیشہ قوتِ

انفعلیہ (Negative Charge) اور اسپم (Sperm) ہمیشہ قوت فعلیہ (Positive Charge) رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے انڈا (Ovum) سبھی اسپم (Sperm) کو اپنی طرف راغب کرتا ہے اب جیسے ہی پہلا اسپم انڈے (Ovum) کے اندر جاتا ہے، انڈا قوت فعلیہ (Positive Charge) اختیار کر لیتا ہے۔ اور اپنی جلد کو دوبارہ بنا لیتا ہے تاکہ دوسرے اسپم اندر داخل نہ ہونے پائے اور بچے ہوئے سارے اسپم اس سے دور چلے جائیں۔

جس طرح ایک خلاء کا راکٹ زمین پر لوٹتے وقت اپنے ایندھن کے ٹینک کو زمین کے آب و ہوا میں چھوڑ دیتا ہے اسی طرح اسپم بھی اپنی دم کا غیر استعمالی وزن انڈے (OVUM) میں جاتے وقت چھوڑ دیتا ہے اور صرف سر انڈے میں پہنچتا ہے۔

نکتہ: اس میں ایک قدرت کا رمز پوشیدہ ہے کہ اسپم جو سفر کر رہا ہے وہ اس کے سائز سے کئی گنا لمبا راستہ ہے

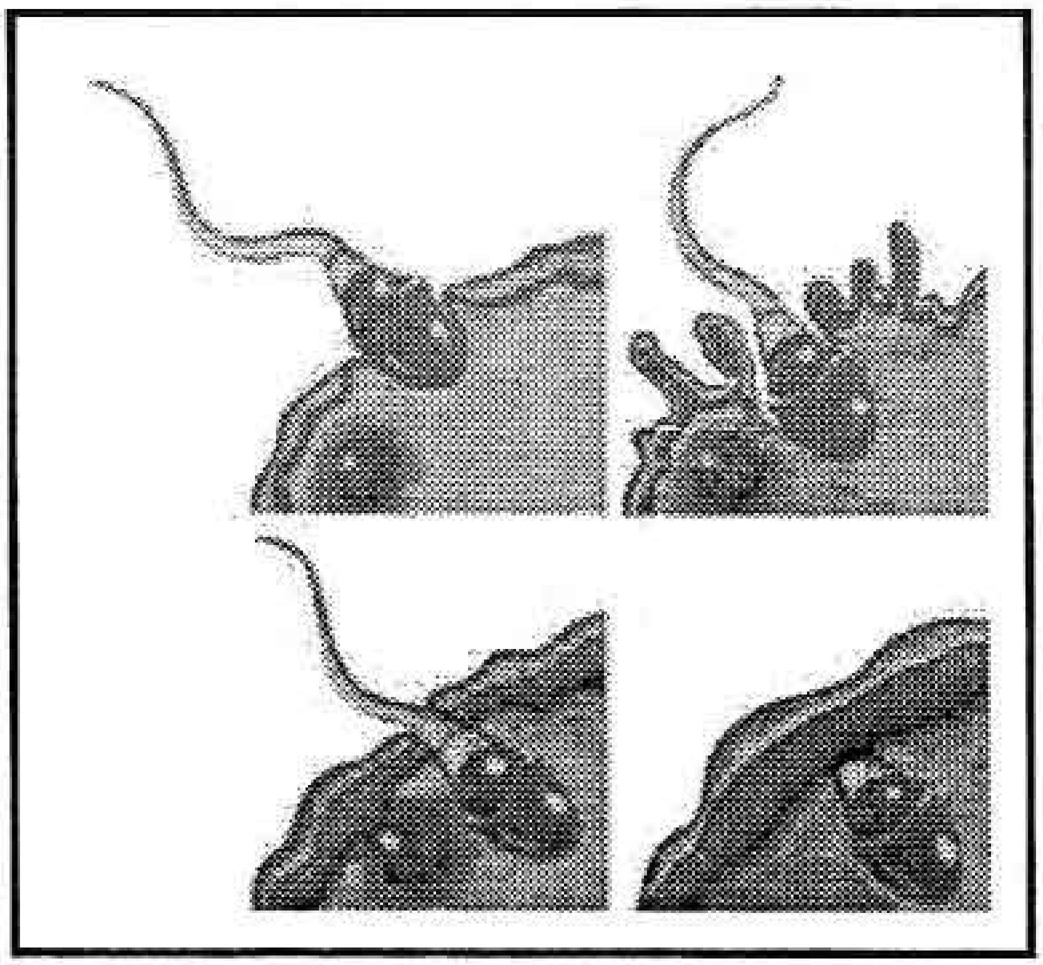

۔ دوسری بات اس راستہ پر آج سے پہلے وہ کبھی نہیں گیا ۔ یہ پورا راستہ اسے اندھیرے میں طے کرنا ہوگا۔ سب میں بڑی بات یہ ہے کہ نہ اسے آنکھیں ہیں نہ اسے کان۔ یہ مقام صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ (اندھا، گونگا، بہرا) کا ہے۔ جس طرح انسان غیر کے بطن میں اس طرح کا سفر کرنے پر اسے اتنی بڑی دنیا اور آنکھ اور کان اور زبان عطا ہوئی اسی طرح کا سفر اگر وہ کسی مرشد کامل کی رہبری میں اپنے اندر کرے تو پھر کیا عطا نہ ہوگا۔ اشارہ کافی ہے۔

نوٹ: اسپم اور انڈے کا جڑنا لازمی ہے۔ جس طرح دودھ میں پنیر مل جاتا ہے

اگر یہ نہ ہوتو اس کی ایک وجہ بیان کی گئی ہے کہ ہر جاندار مخلوق کا انڈا فرٹی لائزنگ نامی کیمیا چھوڑتا ہے جس کی اپنی کیمیائی خصوصیات ہے جس سے دوسری غیر جنس کے اسپرم کے خلیات انڈے تک نہیں پہنچ پاتے، مثلاً بلی، گھوڑے کو پیدا نہیں کرسکتی اور انسان کسی دوسری جاندار مخلوق سے وصل نہیں کرسکتا۔

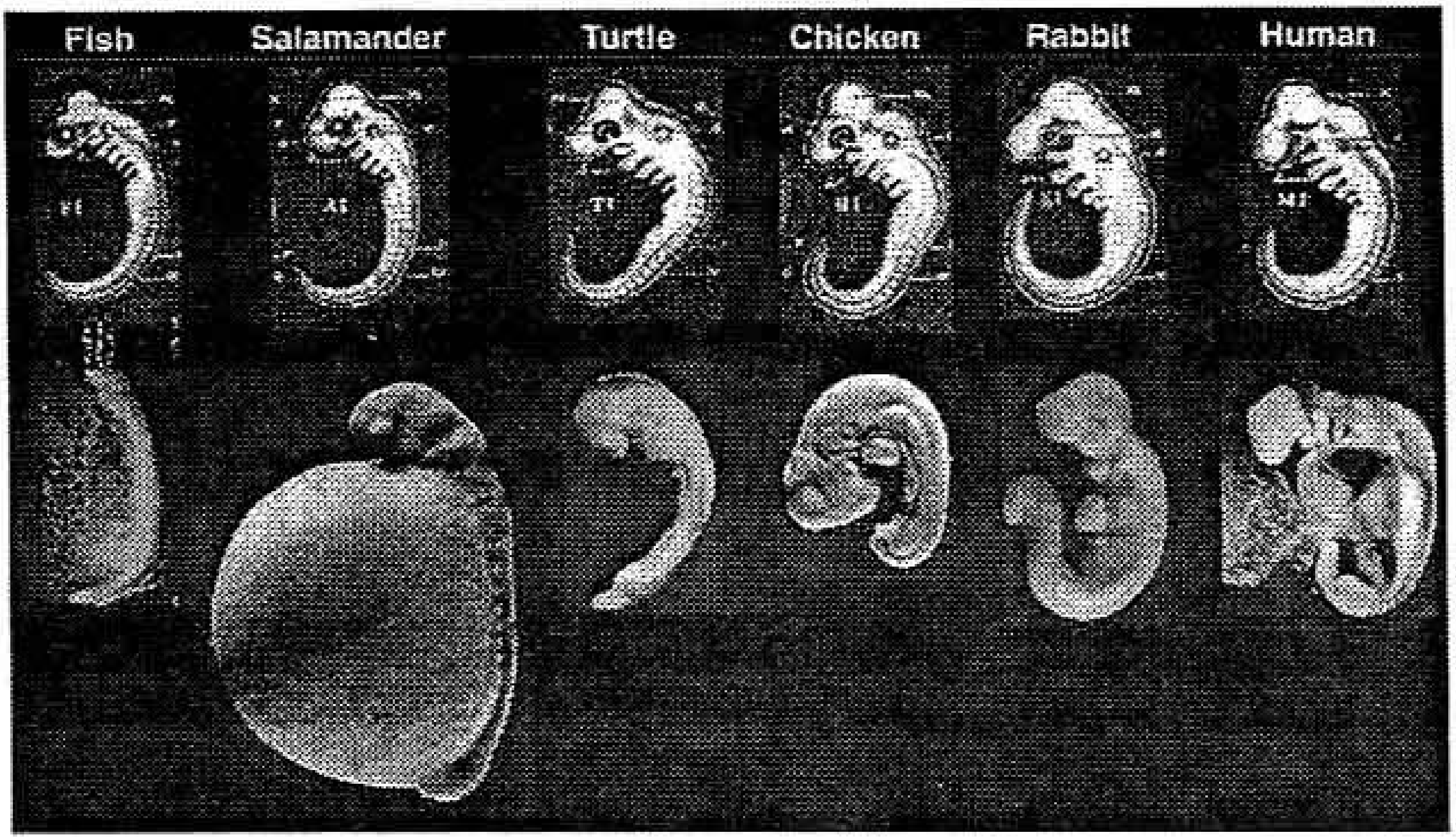

پہلے و دوسرے ہفتے میں

اسپرم (Sperm) اور انڈا (Ovum) عورت کی انڈے کی نلی (Fallopian Tube) میں ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں۔ اب '۲۳' کرموزوم آدمی کے اور '۲۳' عورت کے کرموزوم مل کر '۴۶' کرموزوم بن جاتے ہیں جس سے اس آنے والے بچے کی ہر خصوصیات طے کرتے ہیں۔ ان دونوں کے ملاپ سے جو زائگوٹ (Zygote) بنتا ہے۔ اسے جنین (Embryo) کہتے ہیں۔ یہ علقہ کی ابتدائی منزل ہے۔ اس جنین (Embryo) کا کل احاطہ ایک پن کے سر سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اب جنین

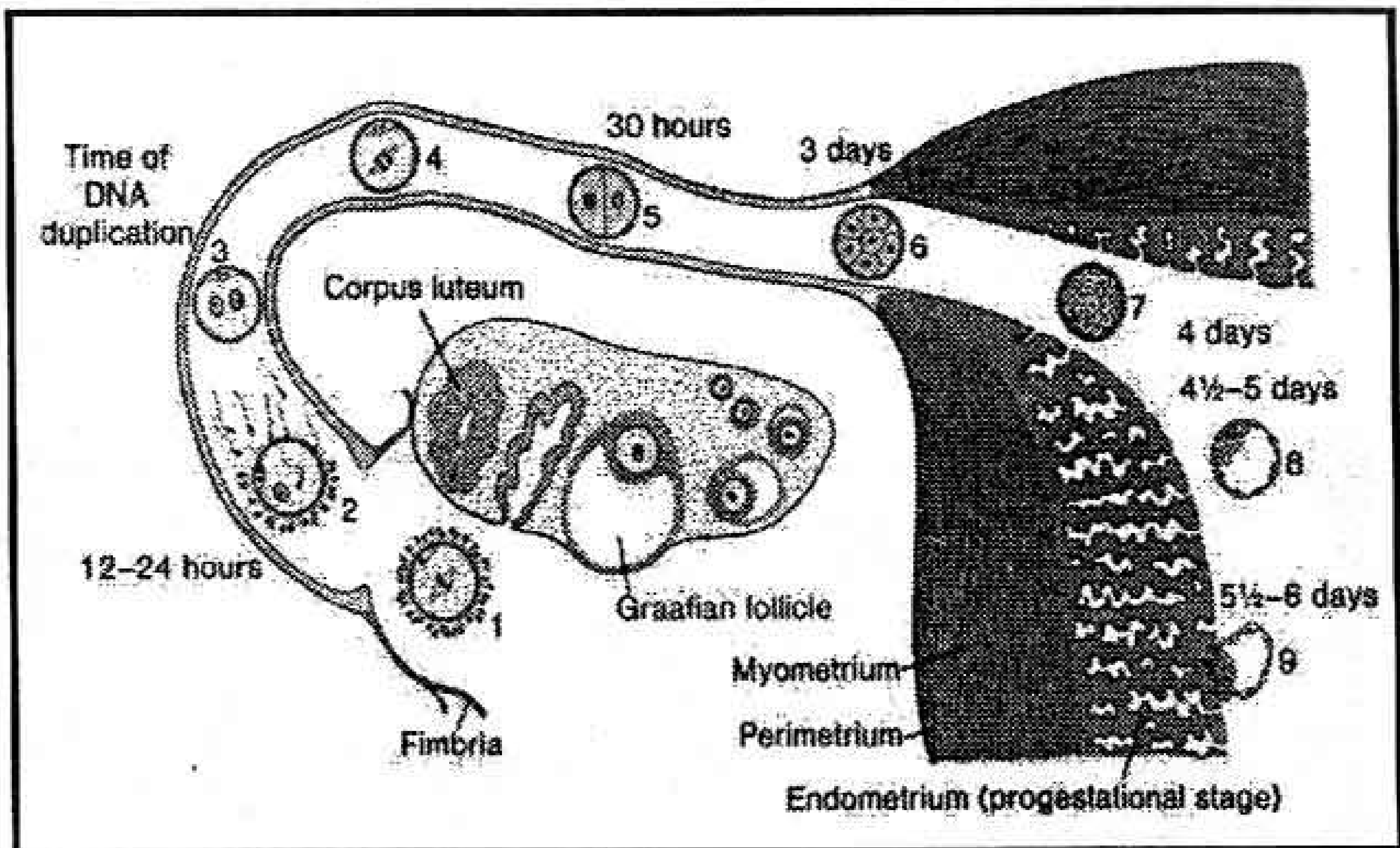

(Embryo) بہہ کر انڈے کی نلی سے بچے دانی Uterus کا سفر طے کرتا ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نطفہ ماں کے پیٹ میں واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اس سے کچھ پیدا فرمائے تو وہ نطفہ ماں کے رونگٹے رونگٹے یہاں تک کہ ماں کے ناخنوں اور ماں کے بال بال میں پھیل جاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان پارہ نمبر ۱۷ ص ۲۰۷)

بچّے دانی: (Uterus)

بچے دانی پٹھے اور چند رگوں کا مجموعہ ہے اس کے پٹھے کا سر دماغ میں ہے اور یہ کھوکھلا اور تھیلی کی شکل میں ہوتا ہے۔ جس کا وزن لگ بھگ ۵۰ گرام ہوتا ہے۔ اس کی مثال ہوا والے غبارے کی طرح ہے کہ ہوا بھرو تو پھول جاتا ہے پھر سکڑ کر اپنے مقام پر آ جاتا ہے۔ یقیناً یہ جگہ بچے کے بڑے ہونے کے لئے کافی چھوٹی ہے اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ بچّے دانی میں حمل کے دوران کافی بدلاؤ آتے ہیں اور اس کی سائز (Size) دھیرے دھیرے بڑھتی ہے اور وزن 1100 گرام ہو جاتا ہے

تیسرے ہفتے میں

☆قرارِ مکین (Quarar Makeen)

جَعَلۡنٰهُ فِیۡ قَرَارٍ مَّكِیۡنٍ. اِلٰی قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ

(پارہ ۲۹ سورۂ مرسلات آیت ۲۱-۲۲)

ترجمہ : پھر ہم نے اسے ایک محفوظ و مضبوط جگہ پر رکھا ایک مقررہ وقت تک۔
ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِیۡ قَرَارٍ مَّكِیۡنٍ : (پارہ نمبر ۱۸ سورہ مومنون آیت ۱۲)
ترجمہ: پھر اسے نطفہ (Sperm) بنا کر محفوظ جگہ (Uterus) میں قرار دے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر جو لفظ ''قرار مکین'' استعمال کیا یا ہمیں سکھایا اس کے بدلے دنیا کی کسی بھی زبان کا لفظ اس کے مدِ مقابل رکھا جائے تب بھی جو لذت جو انداز جو میٹھاس ''قرار مکین'' میں ہے اس کے مقابلے میں سارے الفاظ ہیچ نظر آتے ہیں۔ ''قرار'' کے معنی اطمینان' قیام' آرام' ٹھراو کے ہیں۔ اور ''مکین'' کے معنی بہت محفوظ و مضبوط کے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی آدمی جب اپنے رہنے کے لئے مکان ڈھونڈتا ہے تو دو باتوں کو اپنے پیش نظر رکھتا ہے۔ پہلی بات جو مکان لے رہا ہوں وہ ہر طرح سے محفوظ ہو اور وہ ہر طرح سے مضبوط ہو۔ اگر یہ دونوں باتیں اس مکان میں نہ ہوں تو انسان کو قرار یا ٹھہراؤ نہیں کر سکتا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اس ملے ہوئے جنین (Embryo) کے لئے محفوظ مقام یعنی قرار گاہ ماں کے پیٹ کے اندر رحم قرار دیا۔ اگر یہ محفوظ و مضبوط قرار گاہ نہ ہوتی تو آج دنیا میں کوئی انسان نظر نہ آتا۔

تیسرے ہفتے میں جنین (Embryo) اپنے لیے بچے دانی (Uterus)

میں ایک جگہ ڈھونڈ کر منسلک ہو کر اس میں ٹھہر جاتا ہے۔ جس طرح جوک

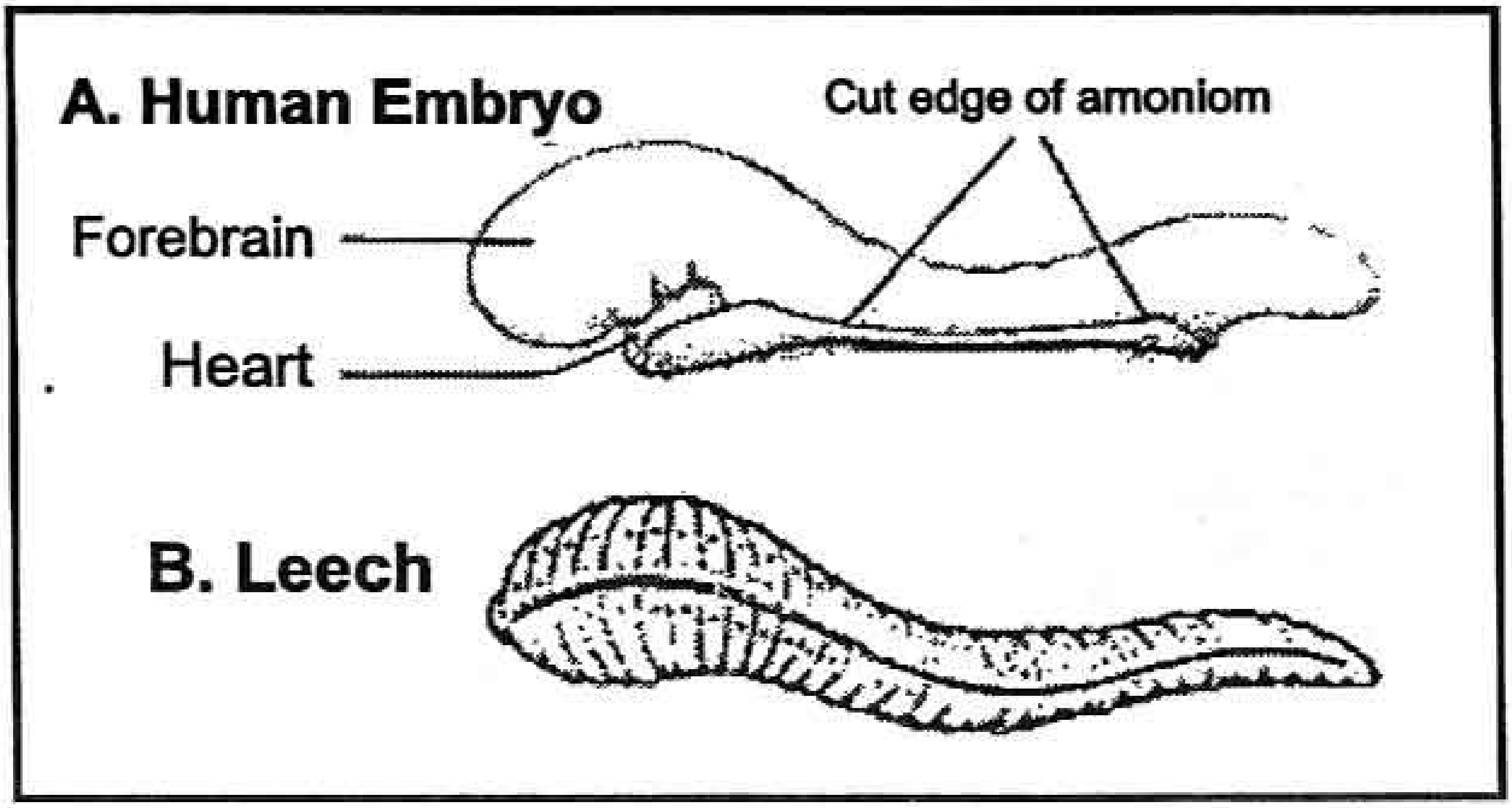

(like a leech) جلد کو چپک جاتی ہے اور اپنی غذا مہیا کرتی ہے یہ ایک انچ کے چھٹویں (1/6=0.42cm) حصے کے برابر ہے۔ اب اس بڑھتے ہوئے جنین (Embryo) میں ریڑھ کی ہڈی (back bone) اور نخاعی ڈوریا حرام مغز کی بتی (Spinal Cord) اور نظام عصبی (Nervous System) بننا شروع ہوگا۔ اور گردے (Kidney) جگر (Liver) انتڑیاں ان اعضاؤں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

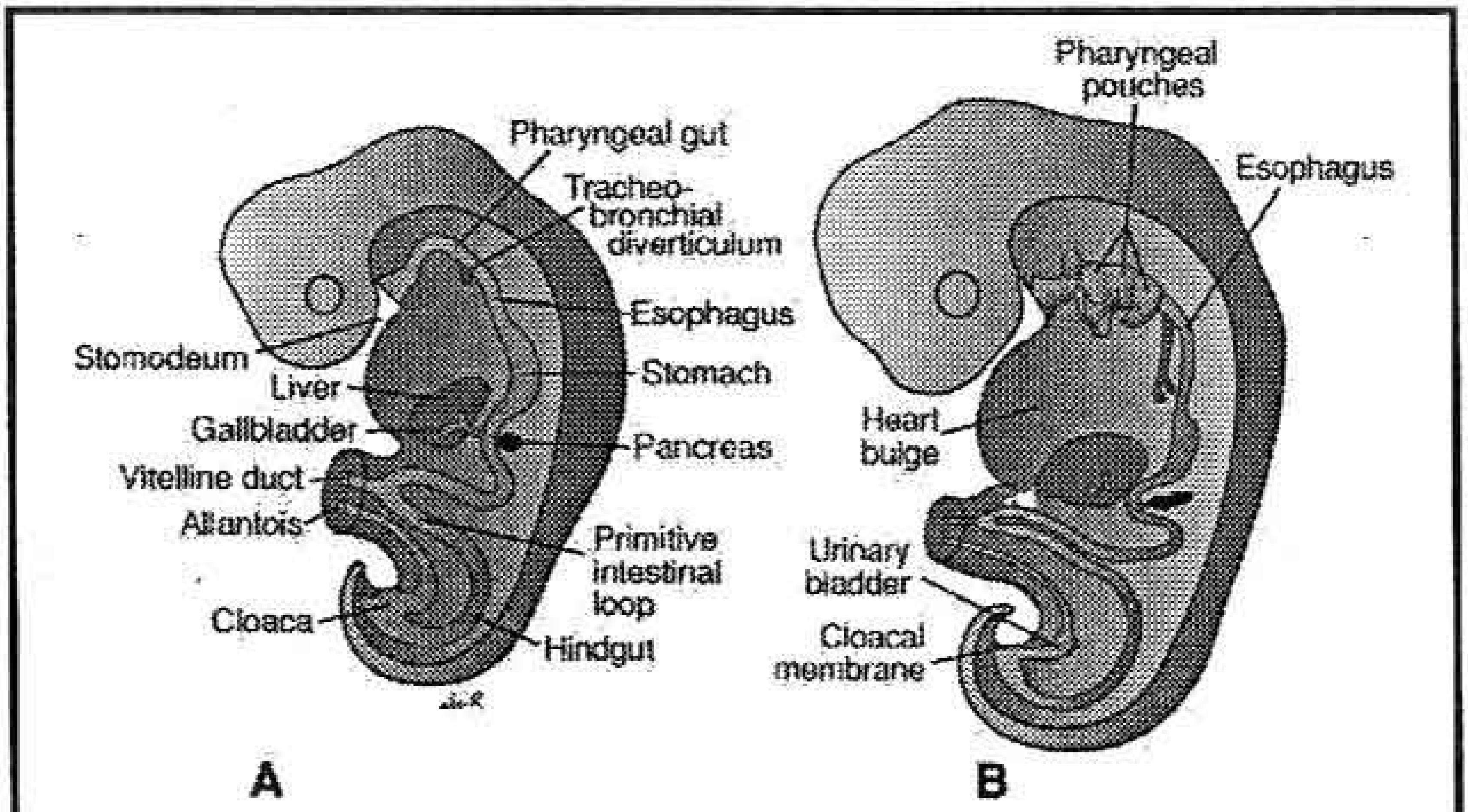

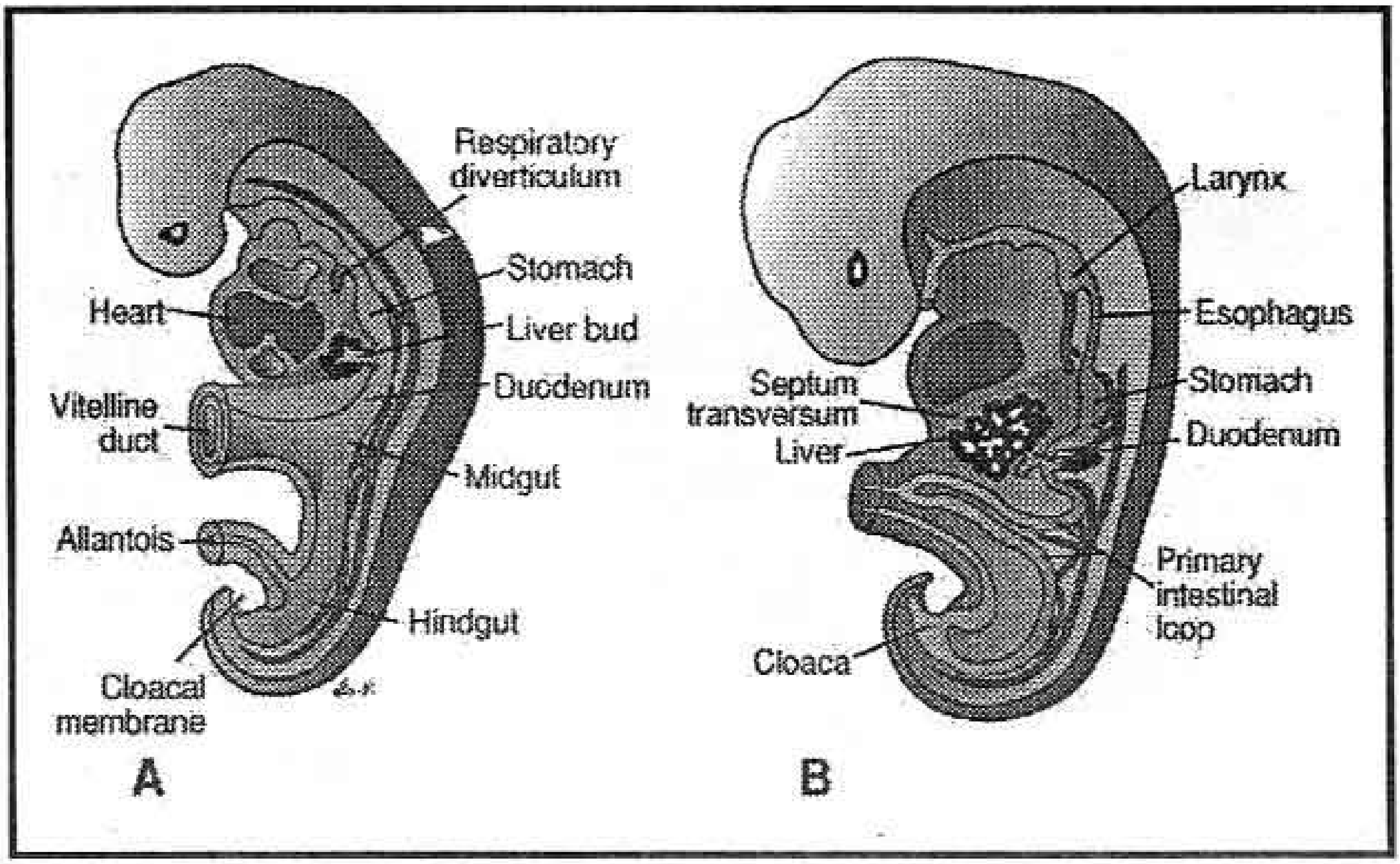

چوتھے ہفتے میں

اب جنین (Embryo) ایک محرکاب (Hormone) پیدا کرتا ہے۔ جس کے ذریعے سے حیض (Menstrual Cycle) رک جاتی ہے۔

وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ (پارہ ۱۳ سورہ رعد آیت ۸)

ترجمہ: اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے۔

رحم اپنے اندر رہنے والے بچّے سے حیض کا خون کم کرتی ہے اور طبیٔ قاعدہ ہے۔ اگر ایام حمل میں حاملہ عورت سے حیض خارج ہو تو اندر والے بچّے کا نقصان ہوتا ہے اس لیے کہ وہی حیض کا خون بچے کی قدرت الٰہی سے خوراک ہوتی ہے۔ جب اسے خوراک نہیں ملے گی تو وہ اپنی غذائیت کی کمی سے مرجھا جائے گا یا مر جائے گا۔ اسی طرح ایام حمل کے بڑھ جانے میں بچے کو حیض کا خون زیادہ سے زیادہ پہنچنا مطلوب ہے۔ اس طرح سے بچے کی اندرونی تربیت کی بھی تکمیل ہوگی۔

پانچواں ہفتے میں

اب یہ جنین (Embryo) منکہ (Raisin) کے اتنا بڑھا ہوتا ہے۔ اب

ایک نلی (Placenta) اس بڑھتے ہوئے بچے کی ہر ضرورت کو پورا کرنے لگتی ہے اور نیورل ٹیوب (Neural Tube) بڑھ کر دماغ کو مکمل کر اس کے تین حصوں کو بڑھا دیتی ہے۔

(۱) بڑھا دماغ (Cerebral Cortex)

یہ دماغ کا اوپری آدھے سے زیادہ حصہ ہے۔ اس کے مخصوص حصے جسم کے مخصوص حصوں پر قابو رکھتے ہیں اس میں مرکز باصرہ، مرکز سامعہ، مرکز شامہ، درد اور دباؤ کے مراکز ہوتے ہیں۔ اس کا تعلق ہوش مندی عقلمندی، ہدایات، تجربات، سوچنا اور

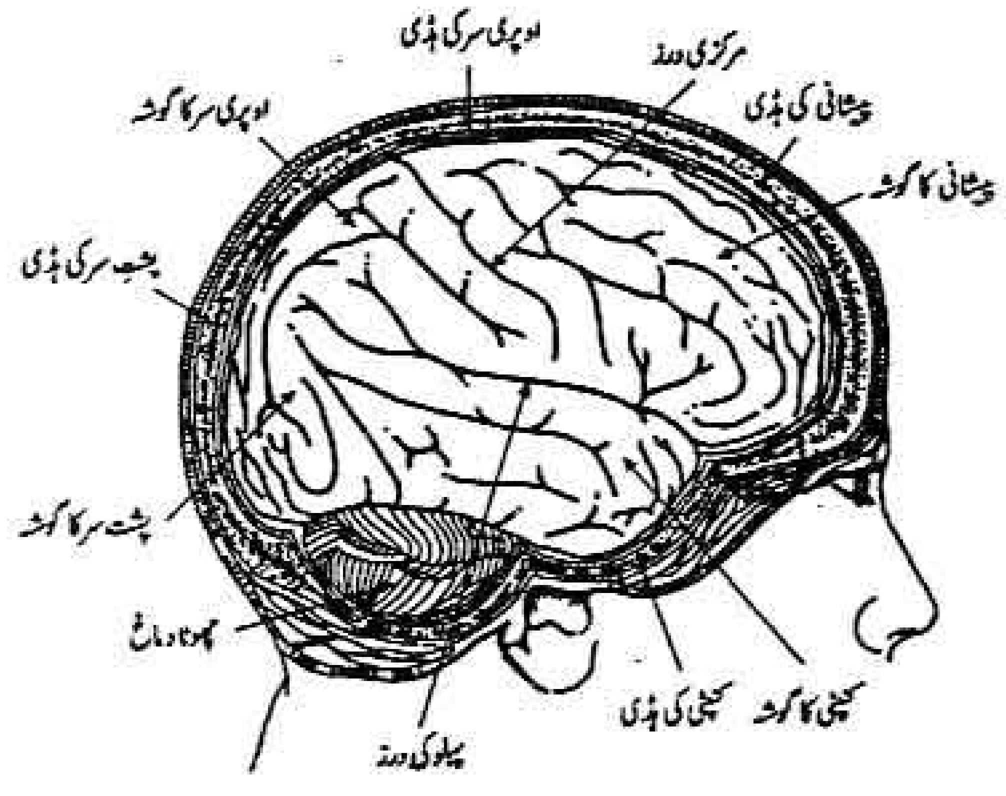

احساس جمع کیے جاتے ہیں۔

(۲) چھوٹا دماغ (Cerebellum) یہ سر کے نچلے حصہ میں موجود دماغ کا نچلا حصہ ہے۔ یہ عضلات کی حرکات پر قابو رکھتا ہے۔ اور چیزوں کو پکڑنے پر اور ان

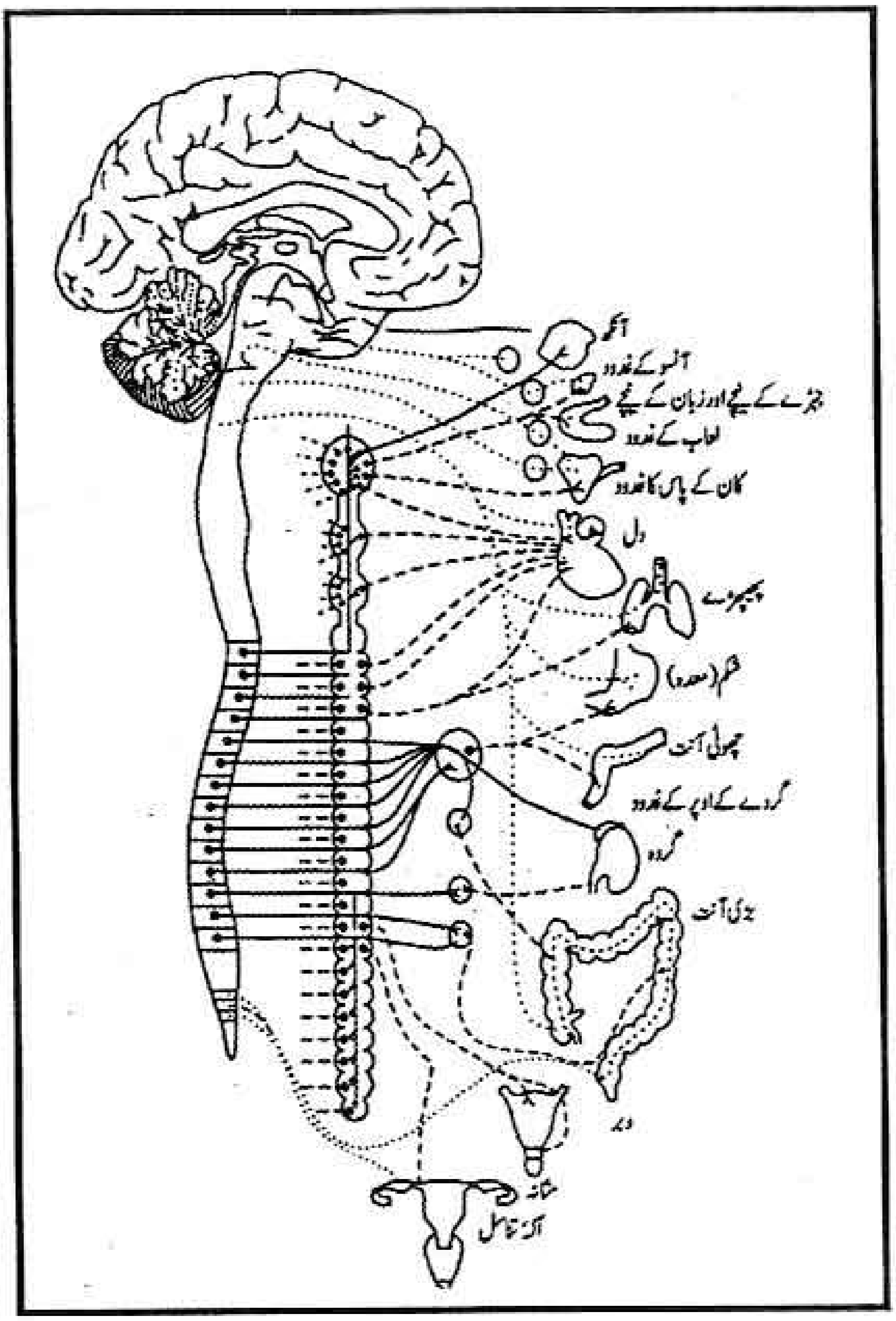

میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔

(۳) نخاع مستطیل یا سر حرام مغز (Medulla Oblongata) یہ دل کی دھڑکن، دوران خون اور تنفس پر قابو رکھتا ہے۔ زیادہ تر افعال منعکسہ اور غیر ارادی حرکات بھی سر حرام مغز کے ذریعے قابو میں رکھی جاتی ہیں۔

اب حرام مغز کی بتی اور ہڈی کا کانٹا (Spinal Cord And Spine) تیزی سے بڑھنے لگتے ہیں۔ اور اپنا جال (Network) پورے بدن میں پھیلانے لگتے ہیں۔ ساتھ ہی ایک دُم کی طرح نظر آنے لگتے ہیں۔

ساتویں ہفتے میں

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ

(پارہ ۳ سورہ عمران آیت ۶)

ترجمہ : وہ ماں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جس طرح کی چاہتا ہے بناتا ہے۔

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (پارہ ۲۸ سورۃ تغابن آیت نمبر ۳)

ترجمہ: اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی۔

اب اس کی دھیرے دھیرے شکل انسانی ظاہر ہورہی ہے۔ جیسے منہ، زبان،

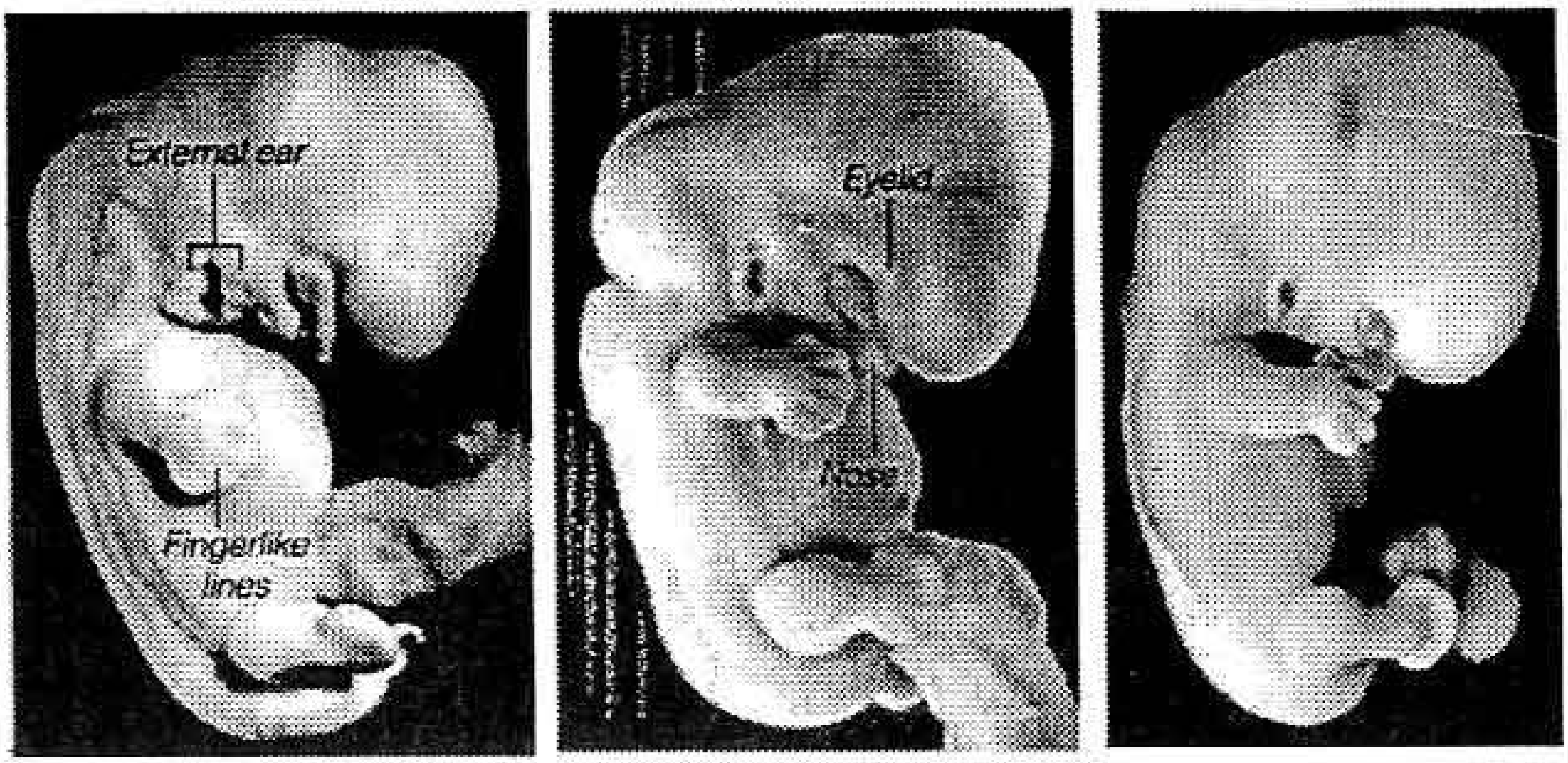

آنکھوں میں لینس، ساتھ ہی دیدے کے اندر کا پردہ (Retina) تیار ہوتا ہے۔ اس پر ہر چیزوں کا عکس بنتا ہے۔ بڑی بڑی گوشت کی بوٹیاں بنتی ہیں جیسے ہاتھ اور پیروں کی (Major Muscles) اور ساتھ ہی ان میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور بچہ اپنا خون کا گروپ (Blood Group) تیار کرتا ہے۔ جو اکثر بیشتر ماں کے خون کے گروپ سے جدا ہوتا ہے۔

آٹھواں اور نواں ہفتہ

اب اس بچے کی لمبائی آدھا انچ (Half Inch) ہے۔ اور ایک پتلی سی جھلی تھیلی نما جو بچے دانی کے اندر ہوتی ہے اس تھیلی میں پانی کی طرح ایک مائع (Amnionic Fluid) ہوتا ہے جو بچے کی حفاظت کرتا ہے۔ اب اس کے

ہاتھ اور پیر بڑھنے لگتے ہیں۔ ابھی ہاتھ اور پیر کی انگلیاں تیار نہیں ہوئی ہیں۔ کچھ دن بعد تیار ہوں گی۔

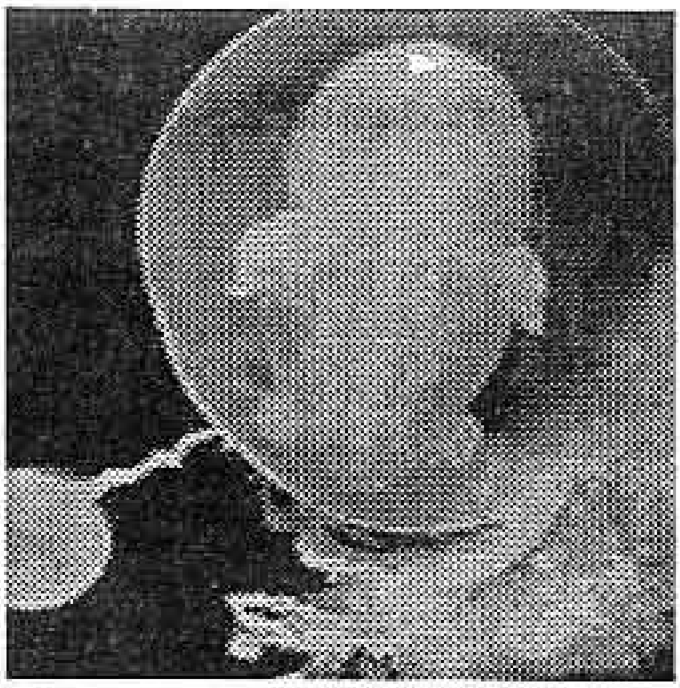
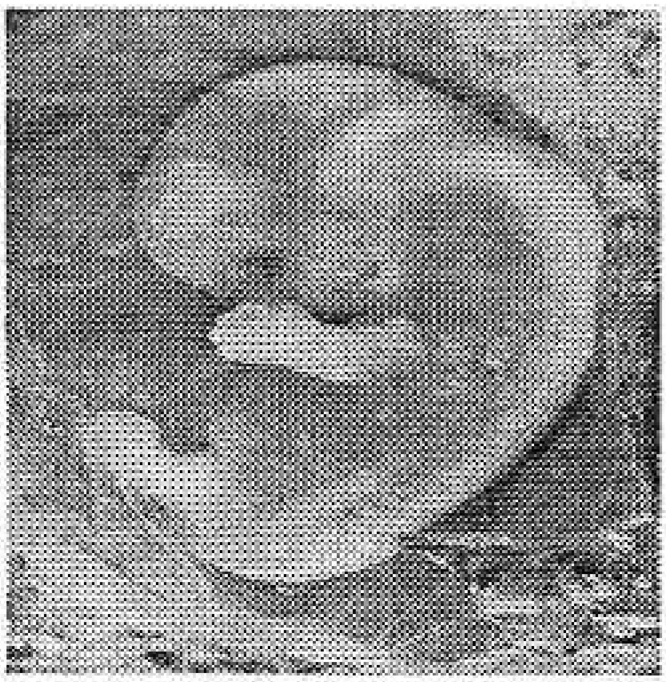

فِیۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ (Three Veils Of Darkness)

یَخۡلُقُکُمۡ فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِیۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ

ترجمہ: تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح تین اندھیریوں میں۔ (پارہ ۲۳ سورۂ زمر آیت ۶)

(۱) **ظلمة البطن** Anterior abdominal wall of the mother

(۲) **ظلمته الرحم** The uterine wall

(۳) **ظلمة المشیمه** The amino-chorionic membrance

المشیمه بمعنی بچہ دانی یعنی وہ رقیق چمڑا جو بچے کے اوپر ہوتا ہے یا اس سے مندرجہ ذیل تین ظلمات مراد ہیں۔

(۱) ظلمۃ الصلب (۲) ظلمۃ البطن (۳) ظلمۃ الرحم

اور تصوف کی اصطلاح میں انسان ان تین ظلمات میں گھرا ہوا ہے۔

(۱) ظلمۃ الجسد (۲) ظلمۃ الطبیعۃ (۳) ظلمۃ النفس

جیسے بچہ ولادت کے وقت ظلمات مذکورہ سے نکل کر عالم ملک و شہادت کی طرف آتا ہے ایسے ہی سالک راہ حق ولادت ثانیہ میں ظلمات مذکورہ مسطورہ ظلمات سے

نکل کر عالم ملکوت کے نور کی طرف آتا ہے اور عالم غیب مقام قلب و روح میں ہے۔

دسویں ہفتے میں

وَهُوَا لَّذِیٓ اَنشَالَکُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَ فۡدَۃَ قَلِیۡلاً مَّاتَشۡکُرُوۡنَ . ترجمہ: وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیے، مگر تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔
(پارہ نمبر ۱۸ سورہ مومنون آیت ۷۸)

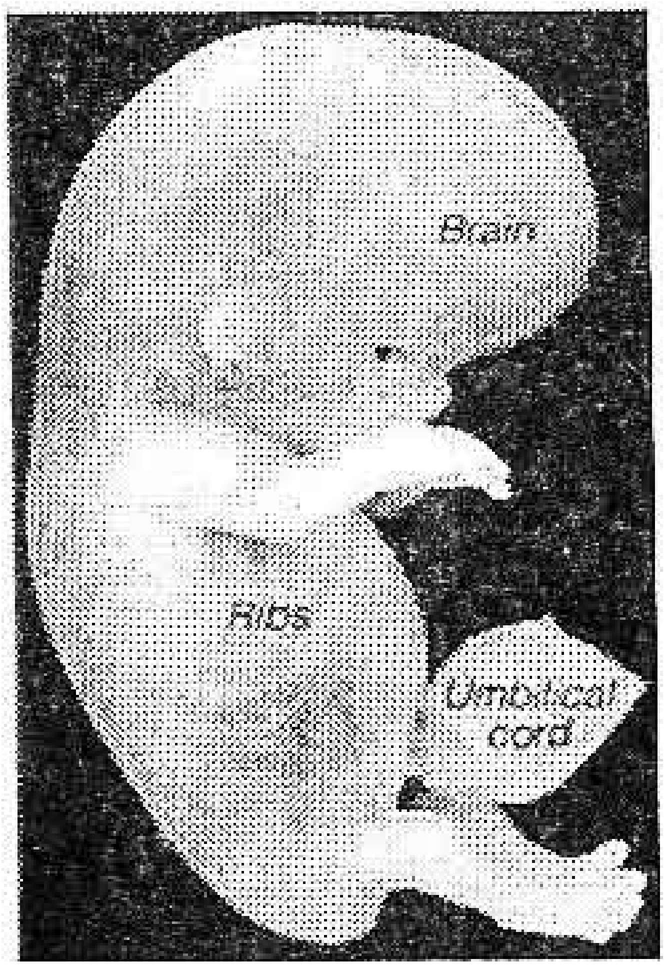

وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَ فۡدَۃَ قَلِیۡلاً مَّاتَشۡکُرُوۡنَ

ترجمہ: اور کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے، مگر تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

(پارہ ۲۱ سورہ سجدہ آیت ۹)

اب اس مقام پر اس بچے کا دل تیار ہو چکا ہے اور یہ نومولود بچے کی طرح دھڑ رہا ہے۔

گیارہویں ہفتے میں

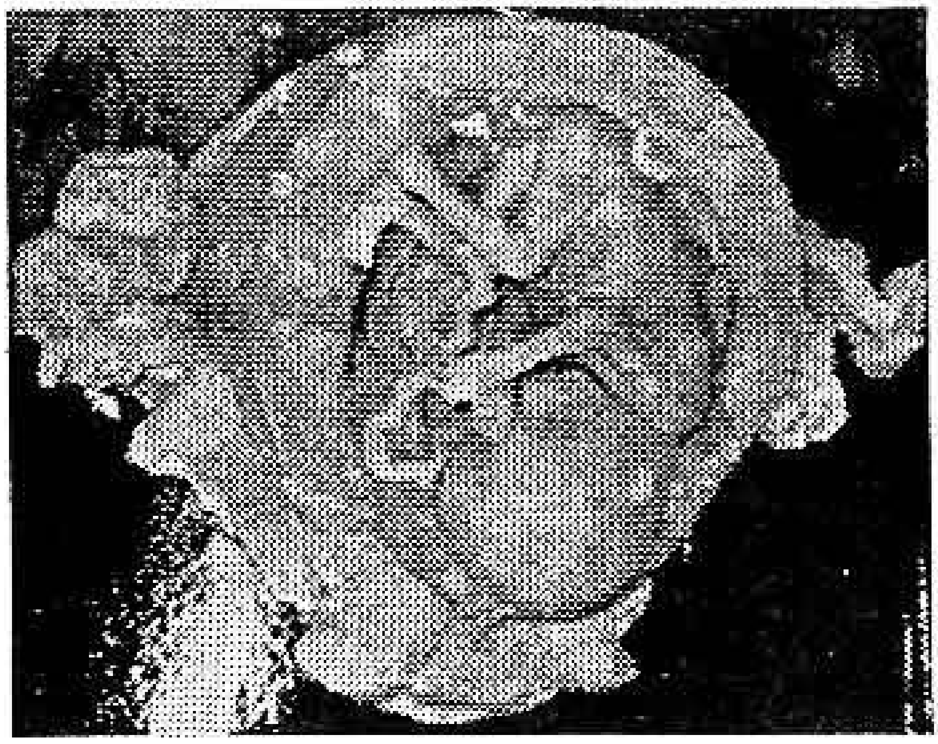

فی الوقت پھیپھڑے (Lungs) اپنے کام کے لئے نامکمل ہیں۔ اسے ہر چیز ایک نلی (Placenta) کے ذریعے مہیا کرائی جارہی ہیں۔ وہ اس کے خون کو پھیپھڑوں تک جانے نہیں دیتا اس کے لئے اس کے پاس ایک بائی پاس وال (By Pass Valve) ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے بیس ننھے ننھے دانت مسوڑوں کے اندر تیار ہورہے ہیں۔

بارہویں ہفتے میں

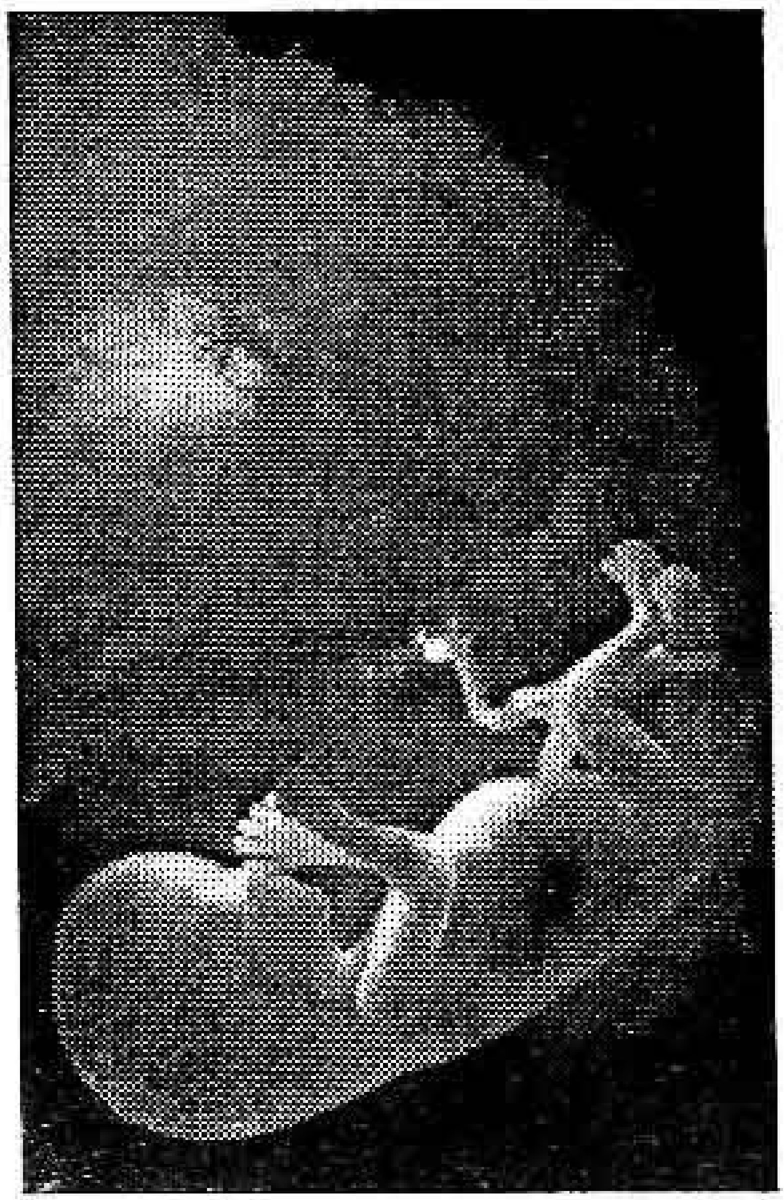

خَلَقَ الْاِنْسَانَ . عَلَّمَهُ الْبَيَانَ .
(پارہ ۲۷ سورہ رحمٰن آیت ۳۔۴)

ترجمہ: اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔

اب آواز کی تار (Vocal Cord) تیار ہو چکی ہے اور وہ بچہ کبھی کبھی چپ چاپ رو بھی سکتا ہے۔ اس کا

دماغ پوری طرح سے مکمل ہو چکا ہے اور اسے درد کا احساس ہوتا ہے اب یہ بڑھتا ہوا بچہ اپنا انگوٹھا بھی چوس سکتا ہے۔ اس کی اب آنکھوں کی پلکیں تیار ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ ساتویں مہینے تک بند رہتی ہیں تا کہ آنکھوں کے اندر موجود نازک اور اہم اعضاؤں (Optical Nervefibre) کو بچایا جا سکے۔

چودھویں ہفتے میں

اب جسم کا گوشت لمبا ہو رہا ہے اور سبھی ترتیب وار اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ بچہ کے ہاتھ پیر مارنے کا درد اب ماں کو محسوس ہونے لگتا ہے۔

پندراھویں ہفتے میں

اب اس بچہ میں بڑھوں کی طرح چکھنے کی قوت (Taste Buds) اس قابل ہو چکی ہے کہ وہ ماں کے کھائے ہوئے کھانے کا مزہ چکھ سکتا ہے۔
ہدایت: اکثر والدین کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ انکا بچہ بے ادبی وگالی، بداخلاقی وبدفعلی میں سرگرداں رہتا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ عورتیں بازار میں سودا لیتے وقت ایک دانہ اٹھایا اور منہ میں ڈالا یہ دانہ بغیر اجازت کی وجہ سے حرام ہو جاتا ہے اس لیے خیال رہے خصوصاً دوران حمل میں کوئی غذا اس طرح کی نہ کھائے جس کا نتیجہ برا ہو۔ کیونکہ ماں کی غذا ہی بچہ کی خوراک بنتی ہے۔ اور یہی ذمہ داری مرد پر بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ جائز غذا کھائے اور کھلائے۔

سولھویں ہفتے میں

اس وقت اس کی لمبائی ساڑھے پانچ انچ (5 1/2 Inch) ہے اور اس کا

وزن لگ بھگ چھ اونس (6 ounce) ہے۔

6 ounce=170.40 gram

اس کی بھویں (Eye Brows) پلک کے بال (Eyelashes) اور ننھے ننھے بال سر پر آجاتے ہیں۔ جسے وہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ بھی سکتا ہے۔ یہ پیر مارنا اور گھومنا شروع کر دیتا ہے۔

بیسویں ہفتے میں

اس کے ناخن اور انگلیوں کے نشان ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اس کی شرم گاہ چاہے مونث (xx) ہو یا مذکر (xy) دکھنے لگتی ہے جسے الٹرا سونو گرافی کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۔ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى

(پارہ نمبر ۲۷ سورہ نجم آیت ۴۶ ـ ۴۵)

ترجمہ: اور یہ کہ اسی نے دو جوڑے بنائے نر اور مادہ نطفہ سے ڈالا جائے۔

مرد کے ۴۶ کرموزوم میں سے صرف ۲۳ کرموزوم اور عورت کے ۴۶ کرموزوم میں سے بھی صرف ۲۳ کرموزوم مل کر یہ اپنی تعداد پھر ۴۶ بنا لیتے ہیں جن میں سے مرد کے ۲۳ کرموزوم میں ایک جوڑا نر (y) اور مادہ (x) کا ہوتا ہے۔ سب میں پہلے یہ عقدہ کشائی قرآن مجید نے ہی کی کہ مرد ہی کے پاس وہ قوت ہے جس سے لڑکا یا لڑکی پیدا ہو کیونکہ عورت کے پاس وہ مادہ نہیں جس سے وہ لڑکا یا لڑکی پیدا کر سکے۔ آج بھی کچھ لوگ جہالت کی وجہ سے عورت ہی کو قصوروار مانتے ہیں۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَاتَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ.

ترجمہ: اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ (عورت) کے پیٹ میں ہے۔ اور پیٹ جو کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں۔ (پارہ نمبر ۱۳ سورہ رعد آیت ۸)

نکتہ : اللہ تعالیٰ نے سورۂ رعد کی آیتوں میں اپنے عالم الغیب ہونے کا پختہ ثبوت دے رہا ہے۔ آج کی موجودہ ترقی یافتہ سائنس نے بھی یہ بات تسلیم کر چکی ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ اس کی خبر اللہ بہتر جانتا ہے۔

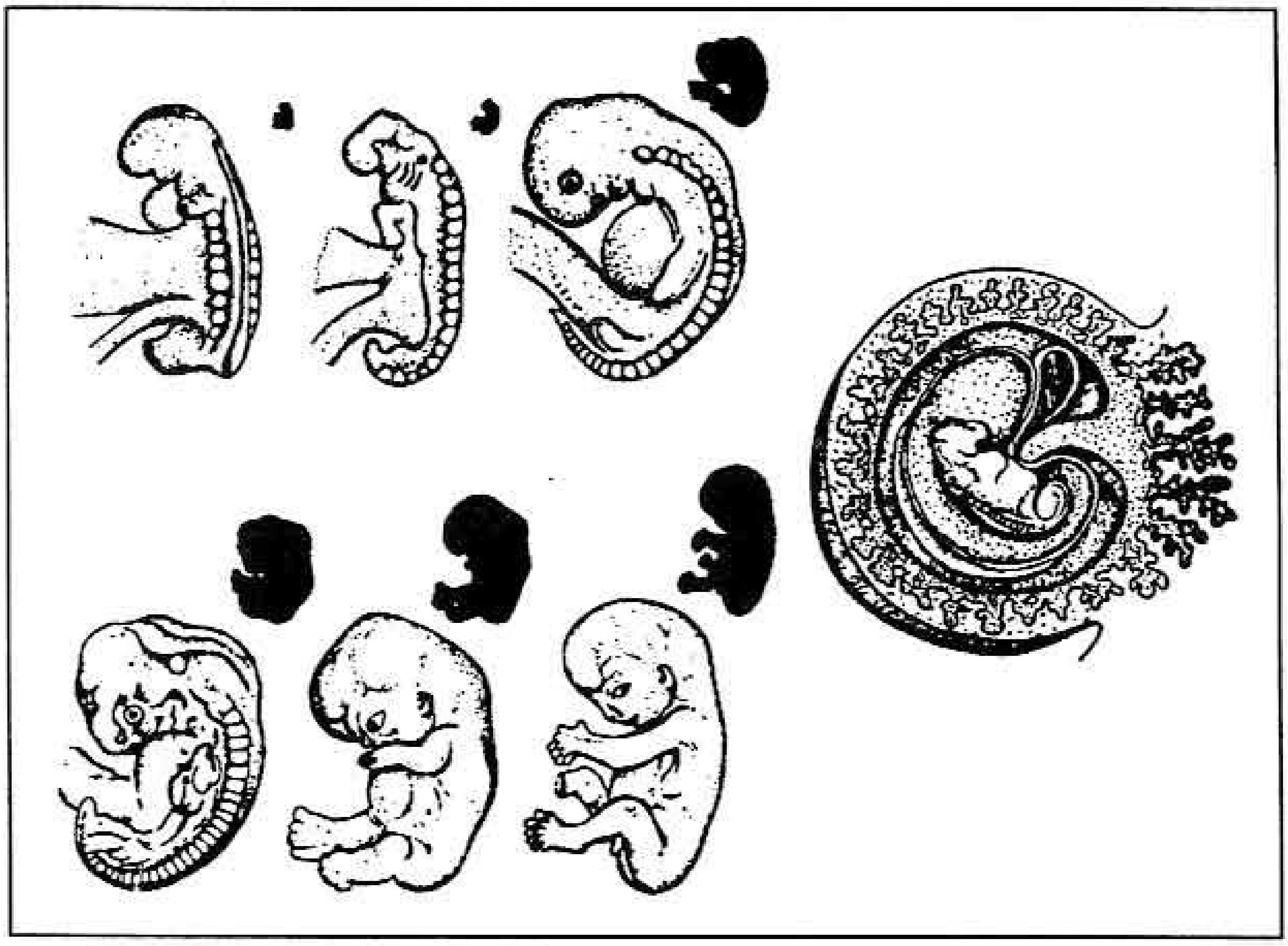

(۱) آدمی کے ذَکر (آلہ تناسل) میں سے کروڑوں اسپم (Sperm) نکلتے ہیں۔ مگر یہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ وہ ایک کون سا اسپم ہے جو فرٹی لائزیشن میں حصہ لیگا ۔ یا یوں سمجھوں کہ کون سا اسپم قرار مکین ہوگا۔

(۲) اسی طرح عورت کے ہزاروں انڈوں میں سے کون سا انڈا کامیاب ہوگا۔

(۳) ماں کے رحم میں نر ہے یا مادہ اس کی خبر بارہ سے بیں ہفتوں میں الٹراسونو گرافی سے معلوم ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے قبل الٹراسونو گرافی بھی ناکام ہے۔

(۴) اب اس میں کیا گھٹ رہا ہے جیسے کروڑوں اسپم میں سے ایک اسپم مقام

پاتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ کچھ گھٹ رہا ہے۔
(۵) ماں کے رحم میں ایک اولاد ہے یا دو اگر دو ہے تو بڑھ رہا ہے۔
(۶) یہ کامل ہے یا ناقص یہ حسین ہے یا قبیح یہ چھوٹے قد کا ہے یا لمبے قد کا، یہ نیک ہے یا بد، یہ اولیاء اللہ یا عدا اللہ، یہ سخی ہے یا بخیل، یہ عالم ہے یا جاہل، یہ عاقل ہے یا بے وقوف، یہ کریم ہے یا لیئم، خوش اخلاق ہے یا بد اخلاق، یہ طویل عمر ہے یا کم عمر۔
(۷) یہ کب پیدا ہوگا سات مہینے میں آٹھ مہینے یا نو مہینے میں یا دس مہینے میں۔

بائیسویں ہفتے میں

اب اس میں سننے کی قوت پیدا ہو چکی ہے۔ اور یہ ماں کی آواز کو پہچان سکتا ہے۔
فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا (پارہ ۲۹ سورۂ دھر آیت ۲)
ترجمہ: اور ہم نے اسے سنتا دیکھتا عطا کیا۔
حکایت: سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم صمدانی رضی اللہ عنہ کے نانا حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو مدرسے میں داخل کیا جب استاد نے کہا اے عبدلقادر پڑھو آپ نے اٹھارہ پارے تک پڑھ دیا۔ استاد نے پوچھا یہ اٹھارہ پارے آپ نے کون سے مدرسے میں حفظ کیا سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا شکم مادر میں کیونکہ میری والدہ ماجدہ اٹھارہ پارے کی حافظہ ہیں جب میری والدہ قرآن مجید کی تلاوت کرتی تھیں میں شکم مادر میں سنتا تھا۔
نکتہ:۔ پہلے یہ بات ناممکن و عجیب سی معلوم ہوتی تھی مگر اب جدید سائنس نے یہ بات واضع کر دیا کہ بچہ ماں کے پیٹ میں ماں کی آواز سن سکتا ہے۔ اس لیے ماؤں کو چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت و ذکر میں مشغول رہے تا کہ ہونے والا بچہ حافظ و ذاکر پیدا ہو۔

چوبیسویں ہفتے میں

اب یہ بچہ کا جسم اچھے ملائم بالوں سے بھر جاتا ہے۔اس کی نازک جلد کو موم کی پرت حفاظت دیتی ہے۔اب یہ بچہ سانس لینے کی جدوجہد کرتا ہے۔یہ اپنے اطراف میں پھیلے ہوئے پانی (Amnionic Fluid) کو پھیپھڑے میں لے لیتا ہے۔

تیسویں ہفتے میں

کئی مہینوں تک ناف (Umbilical Cord) ہی اس بچہ کی زندگی کی ڈور (Life Line) رہتی ہے۔ناف میں تین '۳' الگ الگ طرح کے ٹیوب ہوتے ہیں جو کہ ماں اور اس کے بچہ میں تعلق رکھتے ہیں۔ان میں سے ایک ٹیوب غذائیات اور آکسیجن (ہوا) دیتا ہے۔اور دو ٹیوب بچے کے فاسد مادے کو باہر نکالتا ہے۔

بتیسویں ہفتے میں

اب یہ بچہ پوری طرح سے تیار ہو چکا ہے۔یہ دن میں ۹۰ سے ۹۵ فیصد سوتا رہتا ہے۔جیسے وہ کوئی میٹھا خواب دیکھ رہا ہے۔

فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ (پارہ نمبر ۳۰ سورہ انفطار آیت ۸)

ترجمہ: جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا۔

یعنی اللہ بچہ کو جس کے چاہے، مشابہ بنادے۔ باپ کے، ماں کے یا ماموں اور چچا کے۔دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ جس شکل میں چاہے، ڈھال دے، حتیٰ کہ قبیح ترین جانور کے شکل میں بھی پیدا کرسکتا ہے لیکن یہ اس کا لطف وکرم اور مہربانی

ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا اور بہترین انسانی شکل میں ہی پیدا فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ (پارہ ۸ سورۂ اعراف آیت ۱۱)

ترجمہ: اور تحقیق پیدا کیا ہم نے تم کو پھر صورت بنائی ہم نے تمہاری۔

وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

ترجمہ: اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی۔

(پارہ ۲۴ سورۂ المومن آیت ۶۴) (پارہ ۲۸ سورۂ التغابن آیت ۳)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔ ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا (پارہ نمبر ۳۰ سورۂ تین) اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس طرح پیدا فرمایا کہ اس کا منہ نیچے کو جھکا ہوا ہے صرف انسان کو دراز قامت' سیدھا بنایا ۔ جو اپنے ہاتھوں سے کھاتا پیتا ہے پھر اس کے اعضاء کو نہایت تناسب کے ساتھ بنایا ان میں جانوروں کی طرح بے ڈھنگا پن نہیں ہے ہر اہم عضو دو۔ دو بنائے ان میں نہایت مناسب فاصلہ رکھا پھر اس میں عقل و فہم تدبیر و حکمت اور سمع و بصر کی قوتیں ودیعت کیں دراصل انسان اللہ کا مظہر اور پرتو ہے۔

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ ترجمہ:۔ وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔

(پارہ ۲۱ سورۂ سجدہ آیت ۷)

چھتیسویں ہفتے میں

اس بچہ کا اب وزن ۳ یا ساڑھے تین کلو کے لگ بھگ ہے۔ اب یہ ماں کے رحم سے باہر آ کر دنیاوی زندگی جینے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔

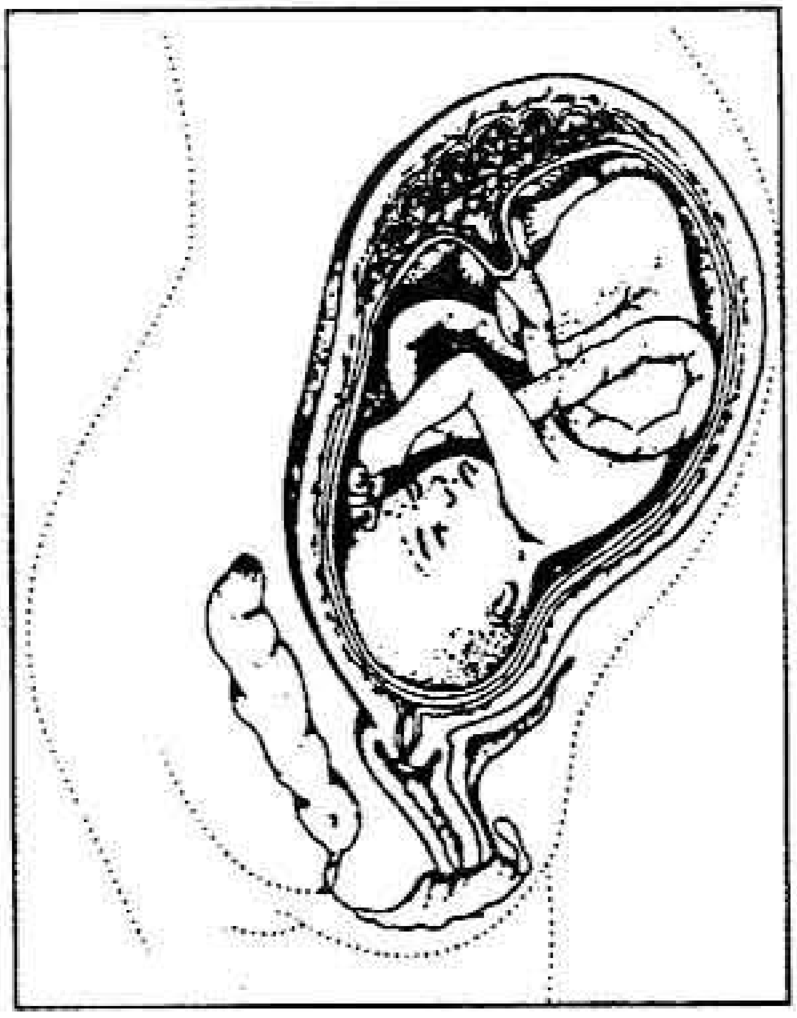

وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَانَشَآءُ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی

(پارہ نمبر ۱۷ سورۂ حج آیت ۵)

ترجمہ: اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک۔

☆ پیٹ میں بچہ کے ٹھہرنے کی مدت ☆

بچہ کی ماں کے پیٹ کے اندر ٹھہرنے کی مدت میں بھی فقہاء کرام کا اختلاف ہے۔اس کی ادنیٰ مدت چھ ماہ ہے۔اس ابتدائی مدت میں تو تمام فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہ متفق ہیں۔اسکے آگے اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک بچہ ماں کے پیٹ کے اندر نو ماہ ٹھہرتا ہے۔بعض کے نزدیک یوں ہے کہ زیادہ سے زیادہ بچہ ماں کے پیٹ کے اندر ٹھہرے تو دو سال ٹھہر سکتا ہے۔یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار سال اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پانچ سال تک بچہ ماں کے پیٹ میں ٹھہر سکتا ہے۔

عجوبے

☆ حضرت ضحاک بن مزاحم تابعی ماں کے پیٹ میں دو سال ٹھہرے۔

☆ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تین سال ٹھہرے۔

(کذافی المحاضرات للسیوطی)

☆امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کی ہمسایہ عورت نے بارہ سال میں تین بچے جنے، جن میں سے ہر ایک ماں کے پیٹ میں چار سال ٹھہرتا تھا۔

☆حضرت ہرم حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ماں کے پیٹ کے اندر چار سال ٹھہرے رہے۔اسی لیے ان کا نام ہرم (بوڑھا) رکھا گیا۔

فائدہ : حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ 'عَیوُضُ' اس وقت بولتے ہیں جب بچہ آٹھ یا آٹھ سے کم ماہ ماں کے پیٹ میں ٹھہرے۔اور 'اَزْدِیَادُ' وہ جو نو ۹ ماہ یا اس سے زائد عرصہ ٹھہرے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ جو بچہ وقت سے پہلے گر جائے اس کے لئے 'عَیوُضُ' استعمال ہوتا ہے اور جو پورے ماہ کر کے پیدا ہوا اس کے لئے 'اَزْدِیَادُ' استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ سیرت نبوی ﷺ : حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سیرت نگاروں کا اختلاف ہے۔بعض قائل ہیں کہ حضور ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں نو ماہ جلوہ افروز رہے بعض کہتے ہیں دس ماہ۔بعض کے نزدیک چھ ماہ۔بعض سات ماہ کے قائل ہیں اور بعض آٹھ ماہ کے۔

معجزہ : اگر آٹھ ماہ والا قول صحیح مان لیا جائے تو یہ آپ کا معجزہ سمجھا جائے گا۔کیونکہ اطباء اور نجومی کہتے ہیں کہ جو بچہ آٹھ ماہ میں پیدا ہو۔وہ جلد فوت ہو جاتا ہے۔لیکن ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور آٹھ میں ہوا۔تاہم آپ زندہ رہے (اور تا قیامت زندہ ہیں) (کذافی انسان العیون)

ف : اطباء اور نجومی کہتے ہیں کہ جو بچہ چھ، سات یا نو ماہ کے بعد پیدا ہو تو وہ زندہ سلامت رہ سکتا ہے۔

ف :حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ بھی آٹھ ماہ کے بعد پیدا ہوئے۔

نکتہ طبیہ: اطباء وحکماء کہتے ہیں کہ بچہ چھ ماہ کے بعد معمولی حرکت کر کے

رک جاتا ہے۔ پھر ساتویں ماہ کے بعد پہلی حرکت سے اور زیادہ حرکت کرتا ہے۔ اگر اس حرکت سے ماں کے پیٹ سے باہر آ گیا تو زندہ رہ کر طبعی موت فوت ہوتا ہے۔ اگر ساتویں ماہ کے بعد ماں کے شکم سے نہ نکلے تو پھر ماں کے پیٹ کے اندر آرام سے وقت گزارتا ہے۔ آٹھویں مہینے میں باہر نکلنے کے لئے کسی قسم کی حرکت نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ ماں کے پیٹ کے اندر اس ماہ میں بچے کی حرکت بہت تھوڑی محسوس ہوتی ہے۔ اگر اس کے باوجود آٹھویں ماہ میں ماں کے پیٹ سے باہر بھی آ جائے تو نہایت ہی کمزور ہوگا۔ اوّلاً اس کا زندہ رہنا دشوار ہوگا اگر زندہ رہے گا تو بالکل کالمیت پھر چند روز کے بعد فوت ہو جائے گا اس لیے کہ خود ضعیف تھا اور دو حرکتوں (چھ اور سات ماہ والی) نے اسے اور کمزور کر دیا۔ ان کے صدمات کی تاب نہ لاکر مر جاتا ہے۔

قول: سیدنا محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے علم النجوم میں کوئی ایسی صورت نہیں دیکھی جس سے ثابت ہوتا ہو کہ آٹھ ماہ کے بعد کا بچہ زندہ رہ سکے۔ اگر زندگی کے کچھ لمحات ہوں گے تو بھی اس کی زندگی سے اس کی موت اچھی۔ اس لیے کہ آٹھویں ماہ میں پیٹ کے اندر بچے پر سردی اور خشکی کا حملہ ہوتا ہے۔ اگر اسی اثناء میں باہر آ جائے تو موت کی سردی اور خشکی ساتھ لائے گا جسے وہ زندہ نہیں چھوڑے گی۔ (تفسیر روح البیان جلد ۸ پارہ ۱۳ ص ۱۸۹)

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ (پارہ نمبر ۳۰۔ سورۂ عبس آیت ۱۹)

ترجمہ: پھر اسے راستہ آسان کیا۔

یہاں بھی اس آیت کے دو معنی ہوتے ہیں۔ ایک اسم کو شکم مادر میں جانے کے لئے راستہ آسان کیا اور دوسرا اس تنگ مقام سے نکلنے کے لئے راستہ آسان کیا۔

ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا (پارہ ۱۷ سورۂ حج آیت ۵)

ترجمہ: پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ۔

سوال: اطفالاً کے بجائے طفلاً کیوں کہا گیا؟

جواب: یہاں جنس واقع ہوا ہے جس میں ایک بھی مراد ہوسکتا ہے۔ اور متعدی بھی یا کُلُ وَاحِدٍ مِنهُم کے معنے میں ہے۔

ف: ہر وہ بچہ جو پیدائش کے بعد تک کھانے پینے کی قدرت نہ رکھے اس وقت تک اسے طفل کہا جائے گا۔ (کذافی المفردات)

ف: مولانا فناری رحمۃ اللہ علیہ الباری نے تفسیر الفاتحہ میں لکھا کہ ہر وہ بچہ جو پیدائش کے بعد چیخ مارے اور یہاں تک کہ چھ سال کا ہو جائے اسے طفل کہا جائے گا۔

ہدایت

ان سبھی اعضاؤں وخلیات کا ایک ساتھ ترتیب وار کام کرنا کوئی اتفاق نہیں ہے۔ اور یہ اپنا کام بخوبی بغیر کسی غلطی کے سرانجام دیتے ہیں۔ ہر اس شخص کے اندر جو اس روئے زمین پر کبھی آیا اور جو بھی قوت اور ذہانت وصلاحیت اس کے پاس ہیں وہ خدا کی بخشی ہوئی ہیں۔

اہم نکتہ:۔ انسانی جسم تین ہزار کروڑ خلیات کا مجموعہ ہے اور ہر خلیہ میں 99.99 فی صد جگہ خالی ہوتی ہے۔ اس حساب سے اگر انسانی جسم میں سے تمام خالی جگہ {Space} نکالی جائے تو باقی ماندہ کی بساط بس ایک غیر مرئی (نہ دکھائی دینے والا) نقطہ سی رہ جائے گی۔ اس کے معنی یہ ہوئے انسان ابتداء میں بھی ایک نقطہ تھا اور اب بھی ایک نقطہ ہے۔ جس طرح سیاہی کی ایک بوند بڑھ کر ایک انسانی تصویریں بن جاتی ہے۔ اسی لیے حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ انا نقطہ باء یعنی میں ب کا نقطہ ہوں۔

يَا يُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً

(پارہ نمبر ۴ سورۃ النساء آیت ۱)

ترجمہ: اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد وعورت پھیلا دیئے۔

دودھ کی مدت

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ اَرَادَاَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ. (سورہ بقرہ آیت ۲۳۳)

ترجمہ : مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ

(سورہ لقمان آیت ۱۴)

ترجمہ : اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اُٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھوڑائی دو برس میں ہے۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. (پارہ ۲۶ سورہ احقاف آیت ۱۵)

ترجمہ : اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا

حکم دیا ہے۔اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا۔ اور تکلیف برداشت کرکے اُسے جنا۔اس کے حمل کا اوراس کے دودھ چھوڑانے کا زمانہ تیس (۳۰) مہینے کا ہے۔یہاں تک کہ وہ اپنی پختگی اور چالیس (۴۰) سال کی عمر کو پہنچا، تو کہنے لگا! اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جوتو نے مجھ پراور میرے ماں باپ پرانعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہوجائے اورتو میری اولاد بھی صالح بنا، میں تیری طرف رجوع کرتاہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

بعض صحابہ کرام نے استدلال کیا ہے کہ کم ازکم مدتِ حمل چھ مہینے کے بعد کسی عورت کے یہاں بچہ پیدا ہوجائے تو وہ بچہ حلال ہی کا ہوگا حرام کا نہیں۔اس لئے قرآن میں رضاعت دوسال (۲۴ مہینے) بتلائی ہے۔

امام ابو یوسف وامام محمدؒ کا قول ہے کہ رضاع کی مدت ڈھائی سال ہوتی ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

تفسیر احمدی خازن میں ہے کہ دوسال کی مدت پورا کرنا لازم نہیں اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور چھوڑانے میں اس کے لئے خطرہ نہ ہوتو اس سے کم مدت میں بھی چھوڑانا جائز ہے۔

ترمذی شریف میں اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے! وہی رضاع (دودھ پلانا) حرمت ثابت کرتا ہے جو چھاتی سے نکل کر آنتوں کو پھاڑے اور یہ دودھ چھوڑانے (کی مدت) سے پہلے ہو۔

دراصل بچہ کی اصل غذا دودھ ہے۔ بچہ کا معدہ کمزور ہوتا ہے جس کے مدنظر

دودھ کو بچہ کی غذا بنائی گئی کیونکہ دودھ مائع کی شکل میں سب میں جلد ہضم ہونے والی غذا ہے جس سے بچہ کا پیٹ بھی بھر جاتا ہے اور قوت بھی ملتی ہے ۔نیز دودھ میں کیلشیم ہوتا ہے جس سے بچہ کی ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں جس کے لئے دوسال کا عرصہ کافی ہے۔

ربوبیت: اللہ تعالیٰ بچہ کی پیدائش سے قبل ہی ماں کے تھنوں میں دودھ عطا کرتا ہے۔بچہ پیدائش کے بعد جب ماں کا دودھ پیتا ہے تو دودھ بچہ کے معدے کے مطابق ہوتا ہے یعنی شکر، فیٹ و دیگر چیزیں برابر مقدار میں ملی ہوئی ہوتی ہیں اسی لئے تمام ڈاکٹروں و حکیموں کا قول ہے کہ بچہ کیلئے ماں کے دودھ سے بہتر کچھ بھی نہیں۔حتیٰ کہ دودھ کے ڈِبوں پر بھی یہ جملہ درج ہوتا ہے۔

بچہ کے جسم کی اندرونی حفاظت کے لئے حفاظتی خلیات ماں کے دودھ سے مہیا ہوتے ہیں۔

بزرگوں کا قول ہے کہ چالیس سال تک ماں کے دودھ کا اثر رہتا ہے جس کے بعد جسم میں پھر کمزوری و بڑھاپا گھر کرنے لگتا ہے۔

شغل مجموعہ

بچہ پیدا ہوتے وقت شغل مجموعہ میں رہتا ہے یعنی اس کے مقابل اس کے جیسی ایک صورت رہتی ہے۔اس سے لپٹنے کے لئے جنبش کرتا ہے تو اس کو پکڑنے کے لئے باہر گر پڑتا ہے۔

☆انسانی اعضاء کے عجائبات☆

☆ایک خلیے کے DNA میں 206 ہڈیوں، 600 گوشت 10000 سننے کا نیٹورک (network) دو عرب دیکھنے کا نیٹورک 100 دماغ کے خلیات، اور 100 کھرب خلیات کا نقشہ (Design) موجود ہے۔

☆ایک کھرب خلیات کے مرکز سے انسانی جسم ظہور پذیر ہوتا ہے جس میں اتنی جگہ ہوتی ہے کہ 900 ضخیم کتابیں آجائیں۔

☆ ہر لال خلیے (RedCell) میں 300 عرب ہوموگلوبن کے اجزاء ہوتے ہیں۔ جب ہم آکسیجن اندر لیتے ہیں تو 300 عرب کھانوں (پھیپھڑوں کے) میں بھر جاتے ہیں۔

☆ اگر پانی تھوڑا سا اور گاڑا ہوتا تو ہمارے جسم میں دوران خون میں مشکلیں پیدا ہوتی۔

☆ بچے کے جسم کی اندرونی حفاظت کے لئے حفاظتی خلیات ماں کے دودھ سے مہیا ہوتے ہیں۔

☆ایک انسانی دماغ 4.5 عرب ٹرانزسٹر جو کہ ایک موڑن پروسیسر پر کام کرنے کے برابر ہے۔

☆ انسانی گردے دن بھر میں 140 لیٹر خون چھانتے ہیں۔ یہ چھاننے کا عمل وہ ایک عرب چھوٹی چھوٹی چھنی سے کرتے ہیں۔

☆ لال خلیات کی زندگی 120 دن کی ہوتی ہے۔

☆ ناک کی ہڈی اس طرح سے بنائی گئی ہے کہ ہوا جو ہم اندر لیتے ہیں وہ کئی بار اس میں گھومے اور گرم ہو کر اندر جائے۔

☆ ایک چھوٹی سی مسکراہٹ کے لئے 17 گوشت کے حصوں کو ایک ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔

☆ جگر کا ایک خلیہ ایسی خاصیت رکھتا ہے کہ وہ اکیلے 500 فرائض انجام دے سکتا ہے۔

☆ ایک عام آدمی کے جسم میں لگ بھگ 5 کھرب رگیں ہوتی ہیں۔ جن کی کل لمبائی سیدھا رکھنے پر 950 کلو میٹر ہوتی ہے۔

☆ انسانی جسم میں دل 100 کھرب خلیات کو جوڑے رکھتا ہے۔

☆ دل ایک دن میں 43000 لیٹر خون پمپ کرتا ہے۔

مسئلہ ارتقاء و مولانا رومؒ

دنیا کی موجودات کو چار قسموں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ جمادات، نباتات، حیوانات، انسان۔ اب ان میں یہ بحث ہے کہ آیا یہ چاروں قسمیں ابتداءِ تخلیق سے اسی طرح سے مخلوق ہوئی ہیں یا ابتداءِ تخلیق میں صرف ایک چیز پیدا کی گئی تھی۔ پھر اس نے ترقی اور ارتقاء کیا ہے۔ وہ چیز جماد تھی پھر ترقی کر کے نباتات بنی پھر ترقی کر کے حیوان بنی اور پھر ترقی کر کے انسان بن گئی۔

آج بھی انسانی ارتقائی تغیرات کا فلسفہ جو یورپ میں کافی مقبول ہے اور 'چارلس ڈارون' کی عظیم تلاش تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اس فلسفہ کو ہمارے مولانا بحر العلوم نے ہی سب سے پہلے پیش کیا۔ فرق صرف یہ ہے کہ مولانا روم کا فلسفۂ ارتقاء قرآن

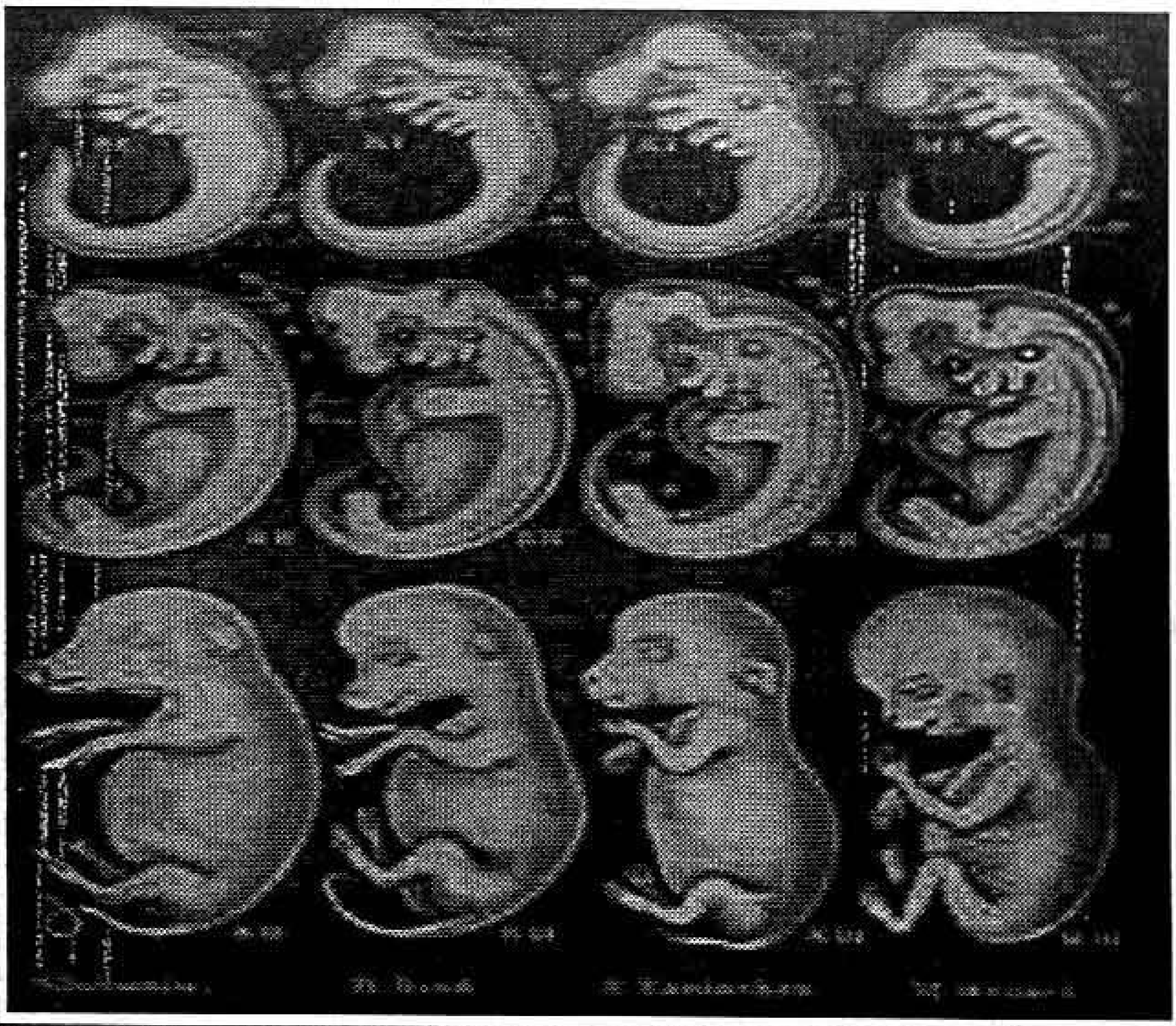

اور اللہ کی ہدایت کے مطابق ہوتے ہوئے خالص اسلامی ہے اور چارلس ڈراون نے اللہ سے رشتہ منقطع کر کے مولانا روم سے استفادہ کر کے اسے غیر اسلامی بنا دیا۔

مولانا روم فرماتے ہیں۔

توازاں روزے کہ در ہست آمدی — آتشی یا خاک یا بادے بدی
گر براں حالت ترا بودے بقا — کے رسیدے مرترا ایں ارتقا
از مبدل ہستی اول نماند — ہستی دیگر بجائے اونشاند
ہم چنیں تا صد ہزاراں ہستہا — بعد یک دیگر، دوم بہ زا نبدا

(انسان عدم سے وجود میں آیا اور برابر ترقی کرتا آگے بڑھتا رہا اور اب بھی اس کی ترقیوں کی انتہا نہیں ہے۔ سب سے پہلے عنصری صورت میں وجود میں آیا، یعنی آگ، خاک اور باد کی شکل میں رہا اور پھر اس عنصری صورت سے ترقی کر کے آگے کی صورتیں اختیار کیں اور ہر اگلی صورت پہلی صورت سے افضل اور برتر ہوئی۔)

آمدہ اول بہ اقلیم جماد — وز جمادی در نباتی فتاد
سالہا اندر نباتی عمر کرد — و زنباتی یاد نادر داز نبرد
وزنباتی چوں بہ حیوانی فتاد — نامدش حالِ نباتی ہیچ یاد
بازار حیواں سو انسانیش — میکشدآں خالقے کی دانیش
ہمچنیں اقلیم تا اقلیم رفت — تاشد اکنوں عاقل ودانا وزفت

(انسان عنصری صورت کے بعد ترکیب میں قدم رکھا اور جمادات کی صورت میں تبدیل ہوکر نباتات کی غذا بنا اور نباتات میں تبدیل ہوا۔ نباتات حیوانات میں تبدیل ہوئے۔ پھر حیوان سے انسان کی جانب، اس کو وہ خدا لے جاتا ہے جو اس کو جانتا ہے۔ اسی طرح وہ ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف چلتا رہا۔ یہاں تک وہ عاقل ودانا اور فربہ بن گیا۔)

از جمادی مردم و نامی شدم ❀ وزنما مردم بحیواں سر زوم
مردم از حیوانی و آدم شدم ❀ پس چہ ترسم! کے زمردن کم شدم

(رحم مادر میں نباتات کی طرح تخم نے جڑ پکڑی اور جس طرح نباتات کی نشو ونما ہوتی ہے۔ نطفہ کی نشو ونما شروع ہوئی، حسّ وحرکت پیدا ہوئی اور حیوان کی شکل اختیار کی پھر انسانی صورت میں پیدا ہوا۔

چارلس ڈارون کے جانور کی ترقی یہاں سے ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمارے مولانا بحرالعلوم کا انسان اسی طرح آگے بھی ترقی کر رہا ہے۔ مولانا فرماتے ہیں۔

جملہ دیگر بمیرم از بشرگی ❀ تابر آرم از ملائک بال و پر

مولانا فرماتے ہیں کہ بشری زندگی کی موت اسی طرح ہے جس طرح گذشتہ وجود کی موتیں ہوئیں۔ یہ موتیں دراصل اس کی ترقی کی منزلیں ہیں۔ اس موت سے بھی مادی جسم سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے اور ملکوتی دنیا میں اس کی ترقی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں کی زندگی بالکل نئے قسم کی ہے۔

وزملک ہم بایدم جستن زجو ❀ کل شئی ھالک الاوجھہ
باز دیگر از ملک قرباں شوم ❀ آنچہ اندر وہم ناید آں شدم

مولانا فرماتے ہیں۔ موت کے بعد انسان ملکوتی دنیا میں قدم رکھتا ہے وہاں بھی ارتقائی منزل چلتی رہتی ہے، کیونکہ ذات باری کے علاوہ ہر شئے فانی ہے۔ لیکن اس کے بعد صورتیں ناقابلِ تصور ہیں۔ اپنی اس منزل پر ہم اس زندگی کے بارے میں نہیں سوچ سکتے تھے۔

بعض لوگ مولانا روم کی اس فکر کو جو شاعرانہ انداز میں بیان فرمایا ہے۔
"عقیدۂ تناسخ" سے جوڑ دیتے ہیں اور مولانا روم جیسے عظیم مفکر کو غلط نظر سے دیکھتے ہیں۔ لیکن مولانا بحرالعلوم کا یہ فلسفۂ ارتقاءِ انسانی قرآن کی مندرجہ آیات کی تفسیر ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَ . وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ . لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ.
(پارہ ۳۰ سورۂ انشقاق آیت ۱۹)

پس نہیں میں قسم کھاتا ہوں شفق کی اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اور چاند کی جب کہ وہ ماہ کامل ہو جاتا ہے تم کو ضرور درجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف گزرتے چلے جانا ہے۔

سانس کی کثرت

کلمہ طیبہ (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کہہ کر گہرا سانس لیں اور پھر کلمہ طیبہ دو مرتبہ دل میں دوہرانے تک سانس کو اندر روک کر رکھیں اور پھر کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے سانس کو باہر کریں پھر دوبارہ ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ دل میں پڑھنے تک سانس کو باہر روک کر رکھیں اس طرح جب آپ سانس لینا بند کرتے ہیں تو اس دوران پھیپھڑوں کو آرام ملتا ہے اور ان میں پھر سے توانائی پیدا ہوتی ہے۔ اس عمل کو دن میں کئی بار کر سکتے ہیں۔

عمر کیسے بڑھائیں

قول نبی ﷺ ہے کہ انسان کی سانسیں گنتی کی ہیں۔ اگر ہم آکسیجن کو پھیپھڑوں میں زیادہ دیر تک روک سکیں تو وہ مکمل طور پر استعمال ہوتی ہے اس سے

خون اور جسم کو زیادہ توانائی ملتی ہے۔ پھر اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہم روزانہ کم سانس لیں گے۔ برصغیر کے قدیم فلسفہ کی رو سے ہماری عمر کا پیمانہ سانسوں کے حساب سے طے ہوتا ہے۔ منٹوں، دنوں، اور برسوں کے حساب سے نہیں۔ لہٰذا اگر اس طرح ہم دن میں کم سے کم تعداد میں سانس لیں تو عمر بڑھائی جاسکتی ہے اور زندگی طویل ہوسکتی ہے۔

ہمارے جسم کی برقی رو

ہمارا جسم پانچ عناصروں سے بنا ہے۔ اور برقی رو اس کو چلاتی یا فعال رکھتی ہے۔ برقی رو کی دو اقسام بیان کی گئیں ہیں۔ مثبت (+ve) اور منفی (-v) یہ بجلی حیاتیاتی بیٹری سے پیدا ہوتی ہے یعنی جب ہم دائیں نتھنے سے سانس لیتے ہیں تو ہمارے دماغ میں جاتی ہے۔ دماغ کے (+ve) خلیات سفید ذرات کو دوبارہ چارج کرتے ہیں۔ اور دماغ کے پہلے غار میں داخل ہو کر وہاں گرمی (+ve) کا ذخیرہ کرتے ہیں۔ جب یہ ذخیرہ مکمل ہوجاتا ہے تو اس کا بہاؤ (-ve) کی طرف ہوجاتا ہے۔ لہٰذا قدرتی طور پر ہم بائیں نتھنے سے سانس لینا شروع کردیتے ہیں اس ہوا سے طاقتور ہوجانیوالا خون دماغ میں داخل ہوکر (-ve) کے بھورے عناصر کو ریچارج کرتا ہے۔ جو مکمل ہوتے ہی +ve کی طرف جانا شروع کردیتا ہے۔ اس طرح +ve اور -ve کی باہمی تبدیلیوں سے برقی رو پیدا ہوتی ہے جو جسم میں بہتی رہتی ہے اس لئے دائیں اور بائیں نتھنوں سے سانس لینے کے فعل میں قدرتی طور پر تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ ہمارے جسم میں بجلی غالب ہے۔ مغرب میں بھی اب اس حیاتیاتی بجلی کو Bio Electricity یا Bio-Energy کے طور پر

تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ حیاتیاتی بیٹری ہمارے جسم میں اس وقت ہی وجود پذیر ہوجاتی ہے جب ہم رحم مادر میں ہوتے ہیں اس بیٹری کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا اور اسی میں سے حساس برقی رو پیدا ہوتی ہے۔ اس بیٹری میں سے سفید روشنی نکلتی ہے جو آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔ اسے مراقبہ یا دھیان میں آدمی اپنی پیشانی میں بند آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اس روشنی کا نظارہ کیا ہے۔ اس بیٹری سے خارج ہونے والی برقی رو (چیتنا) ہمارے جسم میں رووٗں کے ذریعہ بہتی رہتی ہے۔ اس بہاؤ کے مختلف رووٗں کو میری ڈینس (Meridians) کہا جاتا ہے جو دائیں ہاتھ کی انگلیوں اور انگوٹھے کی پور سے شروع ہوکر دائیں پیر کے انگوٹھے اور انگلیوں کی پوروں تک پہنچتی ہے اسی طرح بائیں ہاتھ کی انگلیوں اور انگوٹھے کی پور سے چلنے والی رو جسم کے بائیں پیر کے انگوٹھے اور انگلیوں کی پوروں تک جاتی ہے۔ جب تک یہ حیاتیاتی بہاؤ جاری رہتا ہے۔ جسم تندرست رہتا ہے لیکن بہت زیادہ کام اور محنت کی وجہ سے یہ بہاؤ جسم کے کسی حصہ تک صحیح طور پر نہیں پہنچ پاتا لہٰذا وہ حصہ صحیح طور پر اپنا فعل انجام دینے سے قاصر رہتا ہے اور وہاں درد شروع ہوجاتا ہے۔ اگر برقی رو کو وہاں تک پہنچنے کی راہ ہموار کر دی جائے تو درد یا مرض ختم ہوجاتا ہے۔

شمشی تنفس

شمشی تنفس کا طریقہ جسم کی حرارت بڑھانے میں اس کا بڑا حصہ ہے۔ بایاں نتھنا بند کر کے صرف دائیں نتھنے کے ذریعہ سانس لیں اور خارج کریں۔ دایاں نتھنا چونکہ سورج کے ساتھ منسلک ہے۔ لہٰذا جسم میں حرارت بڑھے گی۔ یہ طریقہ سردی، دمہ، برونکائٹس، پولیو، فالج وغیرہ میں فائدہ کرتا ہے۔ خصوصاً برسات اور سردیوں کے موسم میں یہ طریقہ تنفس نہایت کارآمد ہے۔

قمری تنفس

قمری تنفس کا طریقہ سے جسم میں ٹھنڈک ہوتی ہے۔ دایاں نتھنا بند کر کے صرف بائیں نتھنے سے سانس لیں اور خارج کریں۔ بایاں نتھنا چاند سے متعلق ہے۔ یہ طریقہ گرمیوں میں اور بخار اور لو لگنے اور سر درد کی حالت میں نہایت کارآمد ہے۔

شمشی وقمری میں توازن

جسم میں گرمی وسردی کو برابر رکھنے کے لئے صرف دائیں نتھنے سے سانس لیں اور پھر اسے بند کر کے صرف بائیں نتھنے سے خارج کریں۔ پھر بائیں نتھنے سے سانس لیں اور دائیں سے خارج کریں۔

جب سانس پھیپھڑوں میں رکی ہوئی ہو اس وقت پیٹ کو اندر کی طرف کھینچنے سے زیادہ بہتر اثرات مرتب ہوتے ہیں اس سے پیٹ کم ہوتا ہے سکڑتا ہے۔ جب آپ اندر کی طرف سانس کھینچیں تو اس وقت آپ کے سینے کا پھیلاؤ دو سے تین انچ بڑھ جانا چاہیے۔ یہ مشق زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر یا کھڑے حتیٰ کہ چلتے چلتے بھی کی جاسکتی ہے۔

دائیں یا بائیں نتھنے سے سانس لیتے وقت دوسرے نتھنے کو بند کردیں۔ بائیں کروٹ سونے سے دایاں نتھنا چلے گا۔ اور اس طرح سورج کی مشق ہوگی اسی لئے برصغیر میں لوگوں کو کھانا کھانے کے بعد دس پندرہ منٹ تک بائیں کروٹ لیٹنے کا مشورہ دیا گیا ہے تاکہ سورج کی مشق ہوسکے۔ جسم میں حرارت بڑھے اور ہضم میں آسانی ہو۔ اس طرح بخار میں یا گرمی کے دنوں میں دائیں کروٹ سونے سے جسم میں ٹھنڈک بڑھتی ہے اور بخار میں افاقہ ہوتا ہے۔ اس طرح باقاعدگی سے

مشقیں جاری رکھی جائیں تو جسم میں ہر جگہ آکسیجن پہنچ جائے گی۔ خون صاف ہوگا اور بہت سے امراض دور ہو جائیں گے۔ صاف ہونے والا خون جسم میں موجود کار بن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر آلائشوں کو نظام تنفس کے ذریعے خارج کردے گا جس کے نتیجے میں گردوں پر کام کا دباؤ کم ہوگا اور جلدی امراض اور گردے ناکام ہونے کے امکانات کم ہو جائیں گے۔ خالص خون جسم کے ہر عضو کو فعال بنائے گا جس کے نتیجہ میں قوت اور پھرتی پیدا ہوگی۔

بیٹا یا بیٹی حاصل کرنے کے لئے کیا کریں

اوپر صفحات میں شمسی وقمری کثرتوں کے تعلق سے جو معلومات دی گئی ہے اس کا باغور مطالعہ کریں۔ مندرجہ ذیل ہدایت پر عمل کرنے کے بعد یقینی طور پر بیٹا یا بیٹی کا حصول ممکن ہے۔

الف بچے کی پیدائش کوئی حادثاتی واقعہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ منصوبے کے تحت ہونا چاہئے اور آج کے دور میں ممکن ہے۔ مغربی ممالک کے باشندوں کے تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ کھائی جانے والی حمل روکنے کی گولیاں مضر اثرات کی حامل ہوتی ہیں اور اسی لئے اب وہاں ان گولیوں کے استعمال کی ممانعت ہے۔

ب ماں کو چاہئے کہ وہ تین سے سات دفعہ ایام آجانے کے بعد ہی حمل اختیار کرے۔ اس طریقہ کار پر عمل کرنے سے بچہ مکمل اعضاء کا حامل اور صحت مند پیدا ہوگا۔ اسے والدین کو لاحق عارضوں کا خوف کم سے کم ہوگا۔

ج جس دن ماہواری کی ابتداء ہو اسی کو پہلا دن سمجھیں۔

د جب تک ماہواری جاری رہے صحبت نہ کریں۔

بیٹی حاصل کرنے کے لئے

طاق کے دنوں یعنی 13,11,9,7,5 اور 15 ویں دن صحبت کی جائے۔ صحبت کرنے سے قبل شوہر کو چاہئے کہ وہ بیوی کو دائیں کروٹ اپنے سامنے کر کے سوئے۔ پندرہ منٹ کے بعد جب شوہر بائیں نتھنے سے سانس چلنا شروع ہو تب ہی انٹرکورس کریں۔

بیٹا حاصل کرنے کے لئے

جفت تاریخوں میں یعنی 12,10,8,6,4 یا 14 ویں روز شوہر اپنی بائیں کروٹ لیٹے اور بیوی اس کے سامنے لیٹی ہو۔ پندرہ منٹ تک لیٹے رہنے سے شوہر اپنے دائیں نتھنے سے سانس لینے لگے گا اس وقت صحبت کریں۔

نوٹ: صحبت دیر سے (یعنی دسویں سے پندرہویں) دن کی جائے تو حمل رہنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اور بچہ بھی زیادہ تندرست ہوتا ہے۔ حمل رہ جانے کے بعد حاملہ کو چاہئے کہ وہ اپنے کھانے پینے کا خیال رکھے۔ ہر موسم کے موجود پھل کھائے جائیں قدرتی کیلشیم کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ دودھ پیئے اور کیلے کھائے۔ حمل کی صحیح نشو ونما اور تندرست بچہ پیدا کرنے کے لئے حاملہ کو چاہئے کہ وہ روزانہ ہلکی پھلکی ورزش کرے۔ اگر کچھ اور نہ ہو سکے تو کم از کم روزانہ دو تین کلومیٹر چلنے کا نظام بنائے۔

ہدایت ضروری

بچے کو اخلاق و کردار کی تعلیم رحم مادر میں ہی ملتی ہے لہٰذا حاملہ کو چاہیے کہ وہ بے سروپا تشویش، فکرو تردد وغیرہ سے دور رہے۔ خوش رہے، مذہبی، فنی اور دیگر ادب

کی کتابوں کا مطالعہ کرے یا سنے، بچے کو جیسا بنانا چاہتی ہے ویسی ہی خود بننے کی کوشش کرے۔شوہر پر بھی لازم ہے کہ ایسے انمول موقع پر نو ماہ کے دوران وہ بیوی کو خوش وخرم رکھے۔اس کی تمام سرگرمیوں میں دلچسپی لے اور اس کی ہمت افزائی کرے۔

نسلی بیماری کا خاتمہ

اگر مرد نے شادی ہونے تک اپنے مادہ منویہ کی حفاظت کی ہو اور عورت کو حاملہ ہونے سے قبل کم از کم سات دفعہ ماہواری آچکی ہو تو آنے والے بچے میں موروثی امراض کا امکان کم ہو جاتا ہے۔۱۲ سے ۱۴ سال کی عمر میں جنسی غدود متحرک ہوتے ہیں جس سے لڑکیوں میں حیض کا اور لڑکوں میں مادہ منویہ کی پختگی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ان کی مثال کچی اینٹ کی ہے۔جسے پائیدار ہونے کے لئے گرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔جسم میں مادہ منویہ کہیں بھی ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا۔وہ تو جسم کی حفاظتی ڈھال بن جاتا ہے اور ناخن میں نصف چاند کا نشان اس بات کی دلیل ہے کہ مادہ منویہ صحت مند ہے۔یہ قیمتی مادہ منویہ ۲۴ سال کی عمر تک ضائع نہ ہو اور بیضہ ۱۸ سال کی عمر تک محفوظ رہے تو یہی نصف چاند طاقت ور بن کر زندگی بھر جسم کی حفاظت کرتا ہے۔ہضم ہونے والی اندازاً ۴۹ کلو غذا میں سے ایک کلوگرام خون پیدا ہوتا ہے اور ایک کلوگرام خون میں سے مادہ منویہ کے صرف چند قطرے بنتے ہیں۔ اس سارے عمل میں ۴۹ دن لگتے ہیں اور خون سات مراحل سے گزر کر مادہ منویہ کی صورت اختیار کرتا ہے۔یعنی (۱) مائع (۲) خون (۳) چربی (۴) پٹھے (۵) ہڈی (۶) گودا اور (۷) مادہ منویہ۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ جسم کے افعال میں کہیں بھی کوئی خامی یا رکاوٹ پیدا ہو تو جسم میں چربی جمع ہونے لگتی ہے۔خون یا منی تجربہ گاہ میں نہیں بنائی جا سکتی۔

معرفت جسم انسانی

★ جسم انسانی میں سفیدی و سرخی ★

سفیدی مرد کے نطفہ کا اثر ہے اس سے چار چیزیں بنتی ہیں۔

(۱) منی (۲) ہڈیاں (۳) مغز (۴) رگیں

سرخی عورت کی طرف سے ہے اس سے بھی چار چیزیں بنتی ہیں۔

(۱) خون (۲) بال (۳) گوشت (۴) پوست

جسم انسانی میں پندرہ دروازے

جسم انسانی میں پندرہ دروازے ہیں جس میں سے تین بند ہیں اور نو کھلے اور تین پوشیدہ ہیں۔ تین (۳) بند دروازے: (۱) ناف (۲) تالو (۳) گدی (۹) کھلے دروازے: دو کان کے، دو ناک کے۔ ایک منہ کا، آنکھ کے دو، ایک مقعد کا، ایک پیشاب کرنے کا۔

جسم عورت میں تین پوشیدہ سوراخ

دو (۲) پستان کے سوراخ جسم عورت میں اور ایک مقام منی۔ اس طرح جملہ تین دروازے پوشیدہ ہیں۔ جس کی کونجی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جب کھلوانا چاہتا ہے تو جس کو اپنا فضل و کرم بخشے اس مرد کے ذریعہ ایک دروازہ کھلواتا ہے۔ لیکن اس کو داخل ہونے نہیں دیتا بلکہ خود خدائے تعالیٰ داخل دروازہ ہو کر خود جاتا تو یہ دونوں دروازہ بھی خود کھول دیتا ہے ورنہ نہیں کھول سکتے۔ اس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ ہر ہر شان سے ہر ایک جملہ پندرہ دروازوں میں خود بخود داخل ہوتا ہے اور خود بخود خارج بھی ہوتا ہے۔ اس داخل ہونے کو "قید تعین" کہتے ہیں اور خارج ہونے کو "وجہ اللہ" کہتے ہیں۔

ان دروازوں کو پیغمبر اور اولیاء کے سوا کوئی کھول نہیں سکتا اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا جب تک خدائے تعالیٰ ان کے ساتھ نہ ہو۔ناف کے دروازہ میں مقام دید ہے جو اس میں داخل ہوا پھر نکل نہ سکا۔ پھر اسی میں محو ہو کر رہ گیا۔تالو اور گدی کے دروازوں میں مقام نظر و سیر و طیر ہے۔

وجود انسانی میں سات طبق زمین و سات طبق آسمان

اس وجود میں سات طبق زمین کے اس طرح سے موجود ہیں۔

(۱) بال (۲) کھال (۳) خون (۴) گوشت (۵) رگیں (۶) ہڈیاں (۷) مغز

سات طبق آسمان کے اس طرح سے موجود ہیں۔

(۱) سننا (۲) دیکھنا (۳) جاننا (۴) بولنا (۵) ارادہ کرنا (۶) قدرت وطاقت رکھنا (۷) حیات و زندہ پنار کھنا۔

جسمِ انسانی عالم کبراء

چاند آنکھ کی سفیدی کا حصہ ہے۔سورج آنکھ کی سیاہی کا حصہ ہے۔عرش پیشانی ہے۔کرسی ٹھڈی ہے۔لوح تالو ہے قلم زبان ہے۔ناک پل صراط ہے۔آنکھیں عرش کی قندیل ہیں۔بھویں کعبہ قوسین ہیں۔

☆ **تثلیث** اس وجود کا برقعہ ابلیس ہے۔دل کا برقعہ محمد ہے۔جان کا برقعہ خدائے تعالیٰ ہے۔خدا نفس الرحمٰن ہے۔نفس اس کا سرّ ہے دل اس کا نور ہے۔روح اسکی ذات ہے۔

☆ **چہارم وجود** ایک واجب الوجود بولنے والا۔دوسرا ممکن الوجود سننے والا۔تیسرا ممتنع الوجود دیکھنے والا۔چوتھا عارف الوجود بوجھنے والا ہے۔

☆ **چہار اقسام وجود** (۱) نور کا وجود واصلوں کا (۲) روح کا وجود عاشقوں کا (۳) دل کا وجود پیغمبروں کا (۴) ان سب کا مجموعۂ وجود حیوان جس میں ہر انسان شامل ہے۔اس کا اور تمام ہژدہ ہزار عالم کا ہے۔

☆ **پنج افعال** ذات کا فعل نور، نور کا فعل روح، روح کا فعل جان، جان کا فعل دم، دم کا فعل کہنا، سننا، چلنا، پھرنا، اوڑھنا، پہننا، لینا، دینا، کھانا، پینا، جینا، مرنا ہے۔

☆ **پردہ** ذات کا پردہ صفات، صفات کا پردہ جسم، جسم کا پردہ اسم، اسم کا پردہ حرکت، (فعل) ہر حرکت جو انسان کرتا ہے یعنی خود فاعل وخود مفعول جاننا چاہیے کہ اس طرح ہر حرکت اور ہر فعل اور اس کی واقفیت۔ فعل الٰہی واقفیت الٰہی ہے۔ ھوالاول۔ ھوالآخر، ھوالظاہر۔ ھوالباطن، یہ سب باتیں اسی وجود پر ثابت ہیں۔اور ہر انسان اپنے فعل سے واقف اور جو اپنے فعل سے واقف نہیں ہوتا وہ یعنی عدم واقفیت فعل شیطانیہ ہے۔

☆ **روحیں پانچ قسم کی ہیں** (۱) روح علوی (۲) روح سفلی (۳) روح ملکی (۴) روح قدسی (۵) روح جاری، اعتبارات کی وجہ سے روح کی تقسیم ہوئی ورنہ سب روحیں ایک ہی ہیں۔ تفصیلی طور پر روح جمادی، روح نباتی، روح حیوانی، روحِ نفسانی، روح انسانی۔

☆ **روح انسانی تمام روحوں کی مطابقت** ان کی مطابقت جسم میں اس طرح سے ہے۔ روح جمادی صورت ہے روح نباتی دم ہے۔ روح حیوانی دل ہے۔ روح نفسانی عقل ہے۔

☆ **مقام ناف** دم ہمیشہ ناف کا طواف کرتا ہے اس دم کو ناف سے کھینچ کر خیال کے ذریعہ دماغ میں پہنچا کر اور بھی کچھ کام کرتے ہیں (جس کو سالک راہ حق خوب جانتے ہیں) پس جو کچھ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں وہ 'ھوٗ' کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ موت کا مقام ناف میں ہے۔

☆ **دو شہہ رگ** دو شہہ رگوں کے درمیان میں ایک ''نور کی لو'' ہوتی ہے۔ جو دم کے نکلتے ہی بدن سے غائب ہو جاتی ہے وہ نور ذات کا ہوتا ہے اگر چہ کہ یہ ''نور کی لو'' سراپا ہے اور مخفی ہے لیکن اہل اللہ اور عارف کو عالم ناسوت سے عالم ملکوت تک دکھائی دیتی ہے اور اسی کی روشنی میں ایک مقام سے دوسرے مقام کی سیر ہوتی ہے۔

☆ **معرفت** دم آدم ہے۔ روح حوا ہے۔ روح و دم دونوں ہر دم آپس میں ملتے ہیں اس کا نام وصل دوام ہے۔ تن میں دم ہے۔ دم میں دل ہے۔ دل میں روح ہے۔ روح میں نور ہے۔ نور میں ظہور ہے۔ ظہور میں عشق ہے۔ عشق میں ذات ہے۔ ذات کو جنبش ہوئی تو عشق ہلا۔ عشق ہلا تو ظہور۔ ظہور ہلا تو نور۔ نور ہلا تو روح، روح ہلی تو دم، دم ہلا تو دل، دل ہلا تو تن ہلا۔ اس جنبش کی وجہ سے ہر فعل۔ فعل ذات ہے۔ اگر فقیر کسی کے فعل کو برا مانا تو فقیر نہیں ہے۔ مدعی ہے۔

اہلِ سلسلہ حضرت پیر فہمی مدظلہ العالی کے خدمات

کلمہ طیبت کا طغرہ

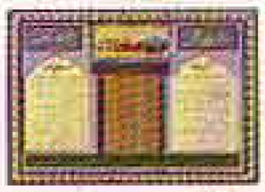

شش جہت کا طغرہ

آئینہ معروف (ہندی)

پیر کامل (ہندی)

تخلیق آدم (ہندی)

انسانی پیدائش (ہندی)

نورالایمان (اُردو)

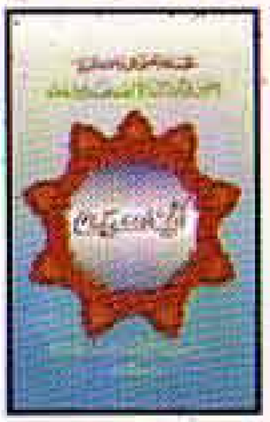

آئینہ معروف (اُردو)

پیر کامل (اُردو)

تخلیق آدم (اُردو)

انسانی پیدائش (اُردو)

بیانِ معروف

عرفانی بیانوں کی ویڈیو (VCD) کیسٹیں

۱۔ تصوف

۲۔ معرفت

۳۔ سفرِ باطن (اول)

۴۔ سفرِ باطن (دوم)

۵۔ نور و ظلمات

۶۔ طالبِ مولیٰ

۷۔ شبِ معراج

۸۔ گنجِ مخفی

۹۔ بیعتِ حقیقی

۱۰۔ تخلیقِ آدم (اول)

۱۱۔ تخلیقِ آدم (دوم)

۱۲۔ تخلیقِ آدم (سوم)

۱۳۔ رازِ محمدی

۱۴۔ فنا بقا

۱۵۔ صوتِ سرمدی

وغیرہ

خاکپائے پیر فہمی خواجہ شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی افتخاری معروف پیر عفی عنہ

پتہ : بھگت سنگھ نگر نمبر ۱، مسجد طیبہ کے مقابل، لنک روڈ، گوریگاؤں (ویسٹ) ممبئی ۔ ۱۰۴

Mobiles : 9869 158 482 / 9324 832 490 Phone : 022 - 3243 9857.

E-mail : maroofpeer@yahoo.com E-mail : peermaroof@yahoo.com

Designing & Printing By Decent Art : 9867 914 724 / 022 - 6418 0700